الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید — پیشگی چار روپے

(جلد ۱۰) مورخہ ۲ ۔ رجب ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۹ رجون ۱۹۱۱ء ۔ ۱۶ ہاڑ سمت ۶۷ (نمبر ۳۵)

بھائیو ! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ رب العالمین کی صحت بفضل شافیٔ مطلق روز افزوں ہے ۔

جناب صاحبزادہ محمود احمد صاحب مع اپنے برادر خورد میرزا شریف احمد کے ڈلہوزی سے ۲۲ رجون کو واپس قادیان دار الامان تشریف لے آئے ہیں ۔ الحمد للہ آپ کی صحت بھی اچھی ہے ۔

اہل بیت حضرت مسیح بخیر و عافیت ہیں ۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب دو ایک روز میں انشاء اللہ قادیان آجائیں گے ۔

آمین

امۃ الحفیظ بنت حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے قرآن مجید ختم کر لیا ہے ۔ اس مبارک تقریب پر بطور شکرانہ نعمت ۔ دعوت احباب قرار پائی ہے جناب میر ناصر نواب صاحب قبلہ اور مخدوم و مکرم صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے حضرت اقدس کی طرز پر آمین لکھی ہے ۔ گویا ایک دسترخوان پر روحانی و جسمانی مائدہ سے متمتع ہونا موجب فرحت بیکران و مسرت بے پایان ہوگا ۔ ہم دعا کرتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالےٰ اس خاندان نبوۃ میں قرآن مجید سمجھنے والے اور پھر اس کے مبلغ پیدا کرتا رہے ۔ اور وہ ایک دنیا کے لئے ہادی و رہنما و پیشوا بنیں ۔ اللّٰھم آمین ۔

سوال ۔ بنی اسرائیل کے بچھڑے کے معبود باطل ہونے کی یہ دلیل دی گئی ہے کہ وہ ان سے کلام نہیں کرتا ۔ مگر اللہ نے بھی کبھی مسلمانوں سے کلام نہیں کیا ۔

جواب از حضرت امیر رضی اللہ عنہ ۔ بنی اسرائیل میں بچھڑے کے پوجاری اس بچھڑے کی محبت میں کمال رکھتے تھے اور محبت کی آخری حد تک اپنے آپکو پہنچایا تھا ۔ اوّل اس لئے کہ موسےٰ علیہ السلام کو پس پشت ڈال دیا ۔ اور اس کی ذرا پرواہ نہ کی ۔ دوم ۔ بت پرستوں کے مقابلہ میں جو موسےٰ علیہ السلام کے نشانات تھے ۔ ان سب کو نظر انداز کر دیا ۔ سوم ۔ الہامات الٰہیہ کی پرواہ نہ کی ۔ چہارم ۔ حضرت ہارون نے کھول کر ان کو منع کیا ۔ قرآن کریم میں لکھا ہے ۔ ولقد قال لھم ھارون من قبل یاقوم انما فتنتم بہ ۔ اور تورات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت یریحو کو جو اس بچھڑے کے مقابلہ میں وعظ کرتے تھے ۔ قتل کر دیا ۔ اور اپنے ائمہ کے رشتہ داروں کی ذرہ بھی پروا نہ کی ۔ پنجم ۔ اپنے اموال اس پر قربان کر دئے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ بقدر طاقت انسانی وہ اس بچھڑے کی محبت میں محو تھے ۔ پھر باوجود اس کے وہ بچھڑا ان سے ہمکلام نہ ہوا بلکہ سامری سے بھی نہ بولا جو ان سب کا امام تھا ۔ حضرت حق سبحانہ تعالےٰ کے ایسے پوجاری جواب سے محروم نہیں رہتے ۔ انبیاء و رسل ہوں یا ان سے اُتر کر محبان جناب الٰہی ہوں ۔ یہ دعوےٰ نہیں ہے ۔ کہ وہ بچھڑا سب سے ہمکلام نہیں ہوا بلکہ فرمایا ۔ الا یرجع الیھم ۔ ہم کا مرجع وہ لوگ ہیں جو اس کی محبت میں غرق تھے ۔

سوال دوم ۔ قرآن مجید میں ہے ۔ من یعش عن ذکر الرحمٰن نجعل لہ معیشۃ ضنکا ۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کفار کے پاس مسلمانوں سے بڑھ کر مال و دولت ہے ۔

جواب از حضرت امیر رضی اللہ عنہ ۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک شخص کو جو صحیح محنت کرتا بدلہ دیتا ہے ۔ قرآن مجید میں فرمایا ہے ۔ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیھا ما نشاء ۔ اور فرمایا ۔ کُلاً نمد ھٰؤلاء وھٰؤلاء من عطاء ربک ۔ اور فرمایا ۔ من کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منھا وما لہ فی الاٰخرۃ من نصیب ۔ پارہ ۲۵ رکوع ۴

یہ دنیا عاقبت کے مقابلہ میں پھر اس میں سے ہر شخص کی زندگی اس کی عاقبت کی زندگی کے مقابلہ میں ۔ پھر اس کے عیش و آرام کے دن عاقبت کی تکلیف کے مقابلہ میں ضنک فرمائے ہیں ۔ اس کا ثبوت دوسری جگہ فرمایا ہے ۔ کہ متاع الدنیا قلیل اور قلیل ضنک کے معنے رکھتا ہے ۔ میرے ایک دوست کے جواب بھی ان سوالوں پر ہیں ۔ آپ ان کو بھی دیکھ لیں ۔ اگر انشراح صدر نہ ہو ۔ تو پھر لکھیں ۔

نور الدین

خریدار توجہ فرمادیں

جن صاحبوں نے ۱۹۱۱ء کا چندہ تا حال ادا نہیں کیا وہ خود ہی ادا فرمادیں ۔

(۲) خط و کتابت کے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور دیا کریں (۳) جس ہفتہ کا پرچہ نہ پہونچے اسی ہفتے اطلاع دیں بعض احباب تین ماہ بعد شکایت کرتے ہیں

(بدر پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ۔)

خطبہ جمعہ

(۲۳ - جون سنہ ۱۹۱۱ء)

جماعت خصوصیت سے سنے!

فرمایا - میری حالت یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز بیٹھ کر پڑہتا ہون - سجدہ زمین پر کرنا مشکل ہے - التحیات مین پاؤن کی حالت بدلانی پڑتی ہے - باوجود اس ضعف کے چونکہ درد مند دل رکھتا ہون اسلئے تمہین کچھ سنانا چاہتا ہون -

زمانہ مین آزادی کی ہوا چل رہی ہے - اکثر انگریزی خوان اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیاء کی بھی ضرورت مین کچھ متامل ہین اور کچھ ہنسی اور پورانی جہالت یقین کرتے ہین - پس ایسے وقت نصیحت کرنا مشکل امر ہے تاہم دردمند دل والا کیا کرے گا وہ تو کہے گا اور جس کو کہنے کی دھت ہے - وہ رک نہین سکتا - کہے گا کہ شاید کسی کو فائدہ پہونچے - پس تمہیں نصیحت کرتا ہون کہ تقوےٰ اختیار کرو - تقوےٰ کی راہون پر چلتے چلتے اس حد تک پہونچ جاؤ گے - کہ تمہاری موت ایک فرمانبردار کی موت ہو - اور یہ حالت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان پہلے ہی تقوےٰ کی راہون کو اختیار کرے -

اس وقت سب سے بڑا مرض جو اسلامیون مین ہے - وہ باہمی تفرقہ ہے - ہماری آوازین مختلف ہین - لباس مختلف کام مختلف - کھانا - پینا مختلف - باوجود اس اختلاف کے ہم مین وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے - کہ ہم سب ملکر

خدا کی خادم جماعت

بن جائین - سو لوگون کا اس طرف تو کچھ خیال نہین اور بیہودہ بحثین لے بیٹھتے ہین - جن سے سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین کہ تفرقہ بڑہے -

مین تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تفرقہ ڈالنے اور تفرقہ بڑہانے والی باتین چھوڑ دین - ایسی لغو بحثون سے جن سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا - مونھ موڑ لو - اور سب ملکر واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے حبل اللہ - قرآن مجید کو محکم پکڑ لو - دیکھو - لڑکون مین ایک رسّے کا کھیل ہے اگر ایک طرف کے لوگ اور باتون مین لگ جاوین تو وہ رسّے مین کس طرح جیت سکتے ہین - اسی طرح اگر تم اور بحثون مین لگ جاؤ گے - تو قرآن مجید تمہارے ہاتھون سے جاتا رہے گا -

بعض آدمی ایسی باتون مین اپنا وقت ضائع کرتے ہین کہ مثلاً مسیح کا باپ تھا یا نہ تھا ایسی بحثون سے کوئی دینی دنیوی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا - ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہین - سو تم سُن لو - کہ میرے اور صدر انجمن کے تعلقات دو ستانہ اور پیری مُریدی کے رنگ مین ہین مین ان کا پیر ہون اور وہ میرے مرید ہین - وہ محبت اور اخلاص کے ساتھ میرے فرمانبردار ہین ہم ان پر حکمران ہین - جو چاہین منوا لیتے ہین جو لوگ اِس بارے مین کچھ بحث کرتے ہین وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہین انہین چاہیئے کہ ان باتون کو چھوڑ دین کیونکہ یہ اون کے واسطے کچھ فائدہ مند نہین بلکہ نقصان دینے والی ہے کیا انجمن تمہاری مرید ہے اور کیا اس تدبیر سے وہ تمہارے فرمانبردار ہو جاوین گے -

نیز سُن رکھو - دین اسلام مین بہت توسیع ہے صحابہ کرام آمین بالجہر بھی کہہ لیتے - آمین بالاخفاء بھی کر لیتے - سینہ پر بھی ہاتھ باندھتے اور ناف کے نیچے بھی - بسم اللہ جہراً بھی پڑھتے اور سراً بھی اور بعض تابعین ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھتے رہے - ایسے اختلافات پر بحث کرنے کی ضرورت نہین - صرف ان مباحث سے بیہودہ تفرقہ پیدا ہوتا ہے - دل اللہ سے ڈرنے والا مانگو - بہت بولنے کی عادت کم کرو کہ بہت بولنے سے دل مرجاتا ہے اور سب کے سب ملکر اتحاد و اتفاق سے کام کرو - خدا کا شکر کرو کہ ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ آیا اور اس نے مختلف مذاہب والون کو اختلاف کی آگ سے نکالکر بھائی بھائی بنا دیا -

نوٹ - یہ خطبہ قبل از طبع حضرت امیر المؤمنین کو دکھایا گیا آپنے نظر ثانی و مناسب اصلاح فرمائی -

آسٹریلیا مین تبلیغ

آسٹریلیا مین سب سے پہلے احمدی ہمارے مکرم دوست حسن موسیٰ خان صاحب ہین - جو مدت سے وہان رہتے - اور اسی ملک مین انہون نے شادی کی - اور اخبارون وغیرہ کے ذریعہ سے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا - دوسرے صاحب ملک محمد بخش ہین جو کہ اصل مین لاہور کے رہنے والے ایک نوجوان ہین - مگر مدت سے اس ملک مین تجارت کرتے ہین انہون نے محبت و اخلاص مین اور تقوےٰ مین بہت ترقی کی ہے - قرآن شریف کو نہایت تدبر سے ہمیشہ پڑھتے ہین - اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے عمدہ باتین ان کی سمجھ مین آتی ہین - ہمارے دوست موسےٰ خان صاحب جو آجکل یہان تشریف رکھتے ہیں - فرمایا کرتے ہین - کہ مین محمد بخش کی پہلی زندگی کو بھی جانتا ہون - جب کہ وہ احمدی نہ تھے ان کی اس وقت کی حالت اور آج کی حالت مین زمین اور آسمان کا فرق ہے -

ملک محمد بخش صاحب صرف اپنی ہی حالت مین ترقی نہین کر رہے بلکہ ساتھ ساتھ اپنے دوسرے واقفون اور ساتھیون تک بھی حق کو پہونچانے کی کوشش کرتے رہتے ہین ان کے تازہ خطون سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ لوگ جو پہلے بسبب ناواقفی کے حضرت مرزا صاحب کے حق مین سخت کلامی کرتے تھے اب سلسلہ حقہ کے مداح ہین - اور ایک صاحب میان عبد الرحمان خان تو گویا احمدی بن گئے ہین ہم دُعا کرتے ہین کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت ان سب پر ہو - جو اس دور کے ملک مین آلہی پیام کو پہنچانے مین کوشان ہین -

ایسا اشتہار بے اعتبار ہو

آج ۲۳ تاریخ ماہ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور مین بعد نماز جمعہ یہ عاجز روزانہ ڈاک سُنا رہا تھا کہ ایک خط سے ایسا ظاہر ہوا کہ کوئی صاحب کسی جگہ ایک ایسے مسئلہ مین جس مین انہین جماعت کے بعض دیگر افراد سے اختلاف ہے - کوئی اشتہار شائع کرنا چاہتے ہین اس پر حضور نے فرمایا کہ لوگون کو اطلاع کردو - کہ جو شخص کوئی ایسا اشتہار ہماری اجازت کے بغیر شائع کرے - وہ جماعت مین نہ سمجھا جائے - اور جماعت کے لوگ اس کے اشتہار کی طرف کوئی توجہ نہ کریں -

وفد چندہ تعمیر

عاجز حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح جناب میر صاحب قبلہ کے ہمرکاب چندہ عمارت کے واسطے تحریک کرنے کیلئے - بٹالہ - امرتسر - کپور تھلہ - حاجی پورہ جاتا ہے - یوم شنبہ ۲۴ رجون سنہ ۱۹۱۱ء کو روانگی ہے - اور ۳۰ رجون تک انشاء اللہ واپسی ہوگی -

نتیجہ امتحان انٹرنس

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے ۲۶ لڑکون نے امتحان انٹرنس دیا جنین سے ۵ لڑکے خدا کے فضل سے کامیاب ہوئے -

علی محمد ۳۷۳ - گوہر بخش ۳۴۸ - ثواب الدین ۳۴۴ - جان محمد ۳۰۸ - عبد الحق ۳۰۱ - عبد الرحمان قاضی ۲۹۲ - محمد عبد اللہ ۲۷۱ - ملک عبد الرحمان ۲۴۷ - عبد اللہ خان ۲۳۹ - عبد الحکیم ۲۱۸ - عبد الکریم

کلامِ امیر (رض)

۱۲ جون ۱۹۱۱ء۔ فرمایا۔ بیان کھلی کھلی ہوتی ہیں۔ میں نے بعض ڈاکوؤں سے پوچھا ہے۔ کہ جو مال تم ڈاکے کے ذریعے سے حاصل کرتے ہو۔ اگر تمہارا کوئی آدمی اسمیں سے چرالے۔ تو تم اسے کیسا سمجھتے ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم اُسے بہت بُرا سمجھیں بلکہ جان سے ماردیں۔ کیونکہ اس نے مال میں خیانت کی۔ اس پر جب یہ پوچھا کہ پھر تم کیوں محنت سے کمائے ہوئے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہو۔ تو چپ رہ گئے۔

فرمایا۔ جو کسی کو حق بات اللہ کے لئے سمجھائے اور وہ اس پر ٹھٹھا کرے تو اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ خدا کے ہر آن میں ہم پر لاکھوں کروڑوں انعام ہیں اگر وہ ہر آن ہر لحظہ ہماری دستگیری نہ کرے تو دم لینا مشکل ہو جاوے۔

فرمایا۔ قرآن مجید سورہ رعد میں ظاہر من القول کے دونوں معنے ہیں۔ مضبوط بات۔ باطل بات۔ جسکی تہ میں کوئی حقیقت نہ ہو

فرمایا۔ مسلمانوں کے حال پر افسوس آتا ہے۔ اگر دریافت کیا جائے کہ جیل خانوں میں زیادہ کس قوم کے آدمی ہیں تو یہی نکلیں گے ہمارے دیکھتے دیکھتے دس سلطنتیں ان کی ہلاک ہوئی ہیں۔ ذلت و ادبار ان پر سوار ہے جیسا کہ یہود پر ہوا۔ ایک وقت تھا۔ کہ اسلامیوں کے مقابل پر جو کھڑا ہوتا۔ وہ ہلاک ہوتا۔ یا یہ وقت ہے کہ یہ خود ذلیل ہیں اپنی ہی شامت اعمال کی وجہ سے

فرمایا۔ قرآن مجید میں جنت کی ثمار کا جو ذکر ہے یہ بطور مثال ہے۔ مثال حقیقت کے مقابل میں کیا چیز ہے دیکھو ایک ستارہ بھی اگر زمین پر گر پڑے۔ تو ہلاکت یقینی ہے لیکن اس کا تمثل۔ مُصفّا پانی میں کیا بھلا معلوم ہوتا ہے۔

فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں شرک کا بڑا زور تھا۔ آپ کی ہمت عالیہ و توجہ موجہ کا اکثر حصہ اسی کے رد میں خرچ ہوا۔ حضرت مرزا نے اس زمانے میں مخلوق خدا میں سب سے بڑا مرض یہ پایا کہ دنیا کو دین پر مقدم کرتے ہیں بلکہ دین کی پرواہی نہیں اس لئے آپنے بیعت میں یہ اقرار لازم رکھا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا۔

فرمایا۔ قرآن مجید کا نام حکم عربی بھی ہے یعنی فیصلہ کرنے والا۔ کھول کھول کر سُنانے والا۔ عربی کے یہی معنے ہیں ایک شخص نے معنوں پر تعجب کیا تو میں نے اُسے کہا کہ انبیاء کرام کے نزدیک اور کتب الٰہیہ میں اصل الاصول تمام نیکیوں کا کیا ہے۔ اس نے کہا کہ اللہ پر ایمان لانا۔ میں نے کہا دنیا کی کسی زبان میں اس رب العالمین۔ الرحمن۔ الرحیم۔ مالک یوم الدین ہستی کے لئے ایسا لفظ بتادو۔ جو غیر پر استعمال نہ ہوتا۔ برخلاف اس کے عربی میں ایک اللہ ہے۔ جو کبھی غیر اللہ پر نہیں بولا جاتا۔ یہاں تک کہ تمام دواوین اور لغت عرب کو دیکھو۔ کسی فاسق سے فاسق ملحد۔ دہریہ کے کلام میں بھی یہ لفظ کسی غیر پر نہیں بولا جاوے گا۔ یہ ثبوت ہے اِس بات کا کہ عربی ہی ایک فصیح اور کھول کھول کر بیان کرنے والی زبان ہے۔

فرمایا۔ میں دُعا کرتا ہوں۔ اللہ تمہیں قرآن پڑھنے پڑھانے اس پر عمل کرنے پھر آپس میں محبت بڑھانے کی توفیق دے یاد رکھو کہ سب باتیں بغیر عمل کے ہیچ ہیں۔

۱۳ جون ۱۹۱۱ء۔ دنیا میں مخلوق کی مختلف طبائع ہیں۔ بعض لوگ افیون۔ گانجا۔ بھنگ۔ شراب۔ شروع کر دیتے ہیں تاکہ وقت آرام سے کٹ جاوے (۲) بعض اپنے آرام اور دل بہلانے کے لئے رنڈیوں کی بیٹھکیں بھرنا اپنا پیشہ بنا لیتے ہیں اور اس ہنسی ٹھٹھے سے اپنا دل خوش کر لیتے ہیں جو وہاں اکثر ہوتا رہتا ہے (۳) بعض لوگ وظیفوں میں سارا دن رات گذار دیتے ہیں اور سخت سے سخت مجاہدے اس راہ میں کرتے ہیں۔ کم خفتن۔ کم گفتن۔ کم خوردن ان کا اصول ہوتا ہے۔ اور بڑی مشکلات کے بعد وہ اپنی حالت ایسی بنا لیتے ہیں۔ کہ جس سے دل آرام میں رہتا ہے۔ (۴) بعض لوگ تعلیم و تعلم اپنا پیشہ رکھتے ہیں۔ صبح سے شام تک درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں۔ ایک اُستاد تھے ان کے شاگرد بڑے آسودہ حال ان میں کمپٹیشن رہتا۔ ہم اُستاد جی کو حلوا کھلائیں گے۔ دوسرا کہتا ہم پلاؤ کھلائیں گے اور وہ اللہ تعالےٰ رحم کرے الٹی طبیعت کے تھے۔ کہ تنہائی میں خوب کھاتے اور پھر قے کر کے جو باقی ہوتا وہ بھی چٹ کر جاتے۔ پوچھنے پر فرماتے کیا کہوں پلاؤ بڑا مزیدار تھا۔ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ (۵) بعض لوگ ایسے ہیں۔ کہ دل بہلانے کے لئے عمر بھر سیر و سیاحت میں گذار دیتے ہیں۔ آج امرتسر کے ہوٹل میں ہیں تو کل پشاور کی سرائے میں۔

غرض لوگ کچھ نہ کچھ اپنا شغل ضرور رکھتے ہیں جن لوگوں کو فقیری کا شوق ہے وہ بھی عجیب عجیب کام کرتے ہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے کہ پاؤں میں اڑھائی تین من کی زنجیر ہے اور وہ کھڑے سورج کو دیکھ رہے ہیں ان لوگوں کی کتابوں کو بھی پڑھا ہے۔ ان میں ایسی ایسی حکایتیں بھی دیکھیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج کو گئے تو رستے میں ایک پہاڑ آ گیا۔ رستہ مسدود تھا۔ جبرئیل کے مشورے سے بھنگڑ فقیروں کی امداد کی ضرورت پڑی انھوں نے بھنگ گھوٹ کر پہاڑ کو جو اس کا نگدا مارا اور دم شاہ مدار کہا تو رستہ کھل گیا۔

ایک بڑے امیر کبیر کو میں نے دیکھا کہ وہ ایک دھات کے سانپ کے آگے ناچا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں اس کمرے میں چلا گیا اس سانپ کو جو ٹھکرایا۔ بڑی آواز نکلی وہ دوڑا دوڑا آیا اور رام رام کرنے لگا۔ اس کی حماقت پہ مجھے بڑا تعجب آیا (۶) کئی دوکانداروں کو دیکھتا ہوں کہ دن بھر بیٹھنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ دروازے کے ساتھ ایک زنجیر باندھ رکھی ہے اور اُسے پکڑ کر کھڑے ہیں اور خوش ہیں کہ گاہک بہت آتے ہیں۔

(۷) کاپی نویس سارا دن اس طرح بیٹھا رہتا ہے۔ جیسے مُرغی انڈوں پر۔ اور اسی میں خوش ہے۔ مجھے بھی امام ویردی کی شاگردی کا موقع ملا۔ مگر میرے ہاتھوں میں صنعت کم ہے۔ صرف ا ب ج د ۔ یہ چاروں حرف سیکھے۔

جب انبیاء آتے ہیں تو لوگوں کو ایسے ایسے شغلوں میں پاتے ہیں۔ ان کا کام صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ان شغلوں میں ایک شغل اپنا توجہ الی اللہ و ذکر اللہ کا بتا دیتے ہیں وہ کہتے ہیں دنیا کے کام بے شک کرو۔ بیوی بچے رکھو۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی تھے اور سورۂ رعد کے آخری رکوع سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن خدا سے غافل نہ ہو جاؤ۔ یہی رُوحانی تعلیم ہے یہی روحانیت ہے۔ جو انبیاء کرام اور ان کے جانشین سکھاتے آتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے۔ دنیا کے مختلف اشغال تھے۔ آپنے فرمایا پانچ وقت نماز بھی پڑھ لیا کرو۔ پاخانہ جانا سب کو ضرور ہے۔ وہاں اللّٰھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث ہی پڑھ لیا۔ ایسا ہی بیویوں کے پاس سب کوئی جاتا ہے۔ آپنے ایک دُعا سکھا دی کہ یہ بھی پڑھ لیا کرو۔ غرض روحانیت اور رُوحانی تعلیم یہ ہے کہ انسان فطری کام کرے پاخانہ جائے۔ کھائے پیئے۔ احباب کو ملے جلے بیوی نکاح کرے۔ جماع کرے۔ کمائے۔ مگر اللہ سے غافل نہ ہو یہ نہیں کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ رہے یہ طریق انبیاء کی سنّت کے خلاف ہے۔

جائز کام کرنے سے منع نہیں فرمایا۔ ہاں یہ ضرور ارشاد ہے کہ یامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر یعنے مضر چیزوں سے رُکا ہے۔ مفید کاموں میں لگے۔ مجھ سے بھی لوگوں نے پُوچھا ہے کہ تم کیا رُوحانی تعلیم دیتے ہو۔ اور اس جماعت

مین کیا روحانیت ہے۔ سو مین کھول کر سُناتا ہون۔ کہ روحانیت یہی ہے۔ تمہارا اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا۔ سونا۔ جاگنا۔ پڑھنا۔ تجارت کرنا۔ کوئی اور محنت۔ ملنا جلنا سب کچھ اللہ کے لئے ہو۔ سب مین خدا یاد رہے۔ اپنے سارے کامون مین اللہ کی رضا مدنظر رکھو۔ بس یہی تصوف یہی فقیری یہی روحانیت یہی رُوحانی تعلیم ہے۔

قرآن مجید کو رحل پر رکھنا اور اوپر ایک کپڑا یہ ظاہری ادب بمنزلہ جسم کے ہے۔ اگر دل کے اندر اس کے احکام کی ایسی ہی عزت ہو تو یہ اس کی رُوح ہے زبان ذکر الٰہی کرے یہ جسم ہے اگر اس کے ساتھ اخلاص اور تعظیم امر حضرت احدیت ہے تو یہ اس کی رُوح ہے۔ قرآن مجید پڑھنا اور اس کے معنے سیکھنا یہ بمنزلہ جسم ہے اور اس پر علدر آمد یہ اس کی رُوح ہے وعظ سُننا جسم ہے۔ اور اس پر عمل رُوح ہے۔

اگر مین اپنی رُوحانی تعلیم سمجھا سکا ہون تو اپنے تئین مبارکباد دیتا ہون اگر تم نہین سمجھے۔ تو انشاءاللہ پھر خدا توفیق دے گا

فرمایا محض تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہون۔ اللہ نے مجھے تم مین سے ایک کا بھی محتاج نہین کیا۔ مین کسی سے مُفت کام لینا پسند نہیں کرتا۔ سات ماہ سے بیمار ہون۔ تنہائی کا موقعہ بھی نہین ملتا۔ مگر پھر بھی تم سے کوئی میرے رزق کا پتہ نہین لگا سکا کہ میرا مولا کہان سے بیش از بیش دیتا ہے یہ اس کی غریب نوازی ہے۔

۱۵ - جون ۱۹۱۱ء - فرمایا جو اللہ تعالیٰ دے وہ بندہ شکر گذاری سے لے تو ضرور زیادہ انعام ملتا ہے ایک عورت نے مجھے ایک دفعہ اودھیلہ دیا۔ جو مین نے بڑی شکر گذاری سے لیا کہ اس کے تیل کی روشنی مین نسخے لکھ کر دونگا۔ تو مخلوق کو کس قدر نفع پہنچ سکتا ہے۔ اگر مین فن طبابت سے اسی ادھیلہ کی ایک دوائی بناؤں تو وہ کس قدر مخلوق الٰہی کے لئے نافع ہو سکتی ہے۔

فرمایا شفا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہے۔ میرے اس زخم پر دس ڈاکٹرون نے اپنا زور لگایا ہے مگر یہ بات بھی حل نہ کر سکے کہ یہ ہے کیا۔

فرمایا۔ بعض لوگ دنیا کو ۶ - ۷ ہزار سال سے جانتے ہین بعض دو ارب سے۔ بعض کچھ پر بھی کئی صفرین ایزاد کرتے ہین لیکن خدا کی خدائی اور اس کی صفت خلق کی ازلیت کے مقابل پر یہ ہندسے کیا چیز ہین۔

فرمایا۔ لوگ تجارت کرتے ہین مگر کسی تجربہ کار سے مشورہ لیتے مین نہ حساب صاف رکھتے ہین۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ پھر نقصان اُٹھاتے ہین۔

فرمایا۔ قرضہ حسنہ بہت اچھی چیز ہے لیکن آجکل وعدہ پر کم ادا کیا جاتا ہے۔ جس سے ایسے لوگ بھی جو دل سے اپنے بھائی کو نفع پہنچانا چاہتے ہین۔ وہ بھی دینے مین تامل کرتے ہین۔

فرمایا۔ جب تم اپنے کار منصبی سے فارغ ہو۔ تو بے ہودہ بحثین جن سے نہ دنیا کا فائدہ ہو نہ دین کا۔ نہ لے بیٹھو۔ بلکہ خدا کی طرف راغب ہو جاؤ۔ اور لا الہ الا اللہ کا ذکر کرو۔ درود پڑھو۔ استغفار بار بار کرو۔ الحمد شریف پڑھو۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کرو۔

فرمایا۔ فلسفیون کا کسی مسئلہ اتفاق نہین۔ رسم و عادت کے کسی مسئلے مین لوگون کا اتفاق نہین۔ حتے کہ خوراک اور پوشاک مین ایک ملک کے لوگون کا اتفاق نہین۔ پھر بھی لوگ عام رائے کی پیروی کرتے ہین۔ تعجب کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے اجماعی مسئلے کے ماننے مین تامل ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہین۔

فرمایا۔ نبیؐ کے مقابل جو لوگ ان انتم الا بشر مثلنا کہتے ہین ان کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ بادشاہ جسے وہ حاکم اعلےٰ مانتے ہین آخر وہ بھی تو انسان ہی ہوتا ہے۔

فرمایا۔ اللہ پر بھروسہ کے یہ معنے نہین کہ سامان الٰہی کو ترک کردے بلکہ سامان سے کام لے کر پھر نتیجہ کے لئے اللہ پر توکل کرے۔

فرمایا۔ یہ بھی ایک قسم کا کُفر اور کفران نعمت ہے کہ آدمی بھلی بات سُن لے اور اُس پر عمل نہ کرے۔

۱۷ - جون ۱۹۱۱ء - ہفتہ - فرمایا جب انسان اللہ سے دُور ہو جاتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے ایسے شخص کو اللہ جل شانہ کی طاقت کی پرواہ نہین ہوتی اپنے ہی منصوبون پر بھروسہ کرتا ہے۔ اس بلا مین بہت سی خلقت مبتلا ہے یہ بلا اللہ کی غفلت اور اس سے بُعد اختیار کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جن کو غفلت نہین وہ ہر آن مین اپنے تئین زیر تصرف الٰہی مانتے ہین۔ جن لوگون نے الٰہی عظمت و جبروت کا انکار کیا ہے انہون نے رسُولون کو اپنے جیسے بشر سمجھ کر کہہ دیا کہ جتھا ہمارا۔ زور ہمارا۔ ہمین ان کی کیا پروا۔

فرمایا۔ ایک عجیب نکتہ ہے۔ کفار نے لنخرجنکم فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابل پر لنهلكن الظالمين فرما کر اس ہلاکت کی وجہ بھی بتادی۔ اور لنسکننکم کے انعام کے سبب بھی بتادیا۔ لمن خاف مقامی۔

فرمایا۔ یسقی من ماء صدید کا نظارہ آتشک کے بیمارون مین دیکھا ہے جن کے گلون مین زخم ہو جاتے ہین۔ اُنھین کھاتے پیتے وقت پیپ اور زخمون کا پانی ساتھ ہی نگلنا پڑتا ہے۔

فرمایا۔ انسان جو کام کرے خدا سے ڈر کر کرے۔ مخلوق کے واسطے گناہ کرنا عاقبت اندیشی نہین کیونکہ یہ سب جُدا ہو جائینگے اور قبر مین تو اکیلا رہ جاویگا کسی پنجابی نے کہا ہے۔

جنہاں واسطے پاپ کماؤنا کھتے نی اوہ گھرے

فرمایا۔ ایک وقت آتا ہے کہ ہم تم مین سے ایک بھی نہ ہوگا او ہماری جگہ اور قوم ہو گی اور نہ یہ مکان نہ یہ حالات۔ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ بس عاقبت کی فکر کرو۔

فرمایا۔ ہر کام مین دیکھ لو کہ خدا کی پروانگی ہے یا نہین۔ پھر یہ کہ اس مین مخلوق کی بہتری ہے یا نہین پھر کرو

فرمایا۔ مین دُعا کرتا ہون۔ اللہ تمہین عاقبت اندیش بنا دے دین کے معاملہ مین بھی اور دنیا کے معاملہ مین بھی۔

۱۸ - جون ۱۹۱۱ء - (اتوار)

ہر ایک شر جو خدا تعالیٰ سے دُور ڈالے وہ شیطان ہے۔

مینے ایک ڈاکو سے پُوچھا تم جو اس قدر خونریزی کرتے ہو۔ کیا تمہارا دل ملامت نہین کرتا۔ کہا تنہائی مین تو ملامت کرتا ہے مگر جب ہم تین چار مل جاوین۔ تو پھر کچھ یاد نہین رہتا اس سے مجھے یہ نکتہ معرفت ملا کہ غافلون کی صحبت مین غفلت بڑھ جاتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین مجلس مین بیٹھتا ہون۔ تو ۷۰ سے ۱۰۰ دفعہ تک استغفار کرتا ہون تاکہ وہ میل جو اس صحبت کا نتیجہ ہو سکتا ہے دُور ہو جاوے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غفلت پیدا کرنے والی صحبتون سے بچنا چاہیئے اور اگر کہین اتفاق سے بیٹھنا ہو جائے تو پھر استغفار کی کثرت چاہیئے تاکہ دل زنگ آلود نہ ہون۔

فرمایا۔ مینے بڑے بڑے بدکارون سے دریافت کیا ہے کبھی کسی نے نہین کہا کہ ہمین شیطان پکڑ کر بُرے کام کی طرف لے گیا۔ آدمی خود ہی جاتا ہے۔

فرمایا۔ ظالم وہ ہے۔ جو کام کرنے کے ہون انہین نہ کرے اور جو نہ کرنے کے ہون انہین کرے۔ فرمایا۔ لوگ سمجھتے ہین کہ ایمان الگ اور عمل الگ ہے ایسا ہرگز نہین۔ ایمان کا مقتضا عمل صالح ہے۔ جیسا کسی کا ایمان ہوگا۔ ویسا ہی عمل ہوگا۔

فرمایا۔ لوگ اگر سالن مین نمک زیادہ یا کم ہو جائے۔ تو شور محشر برپا کر دیتے ہین لیکن بیوی یا بچہ اگر نماز نہ پڑھے۔ تو کچھ فکر نہین۔ خیالی سلطنتون کے لئے ہزارون انتظام کرتے ہین۔ مگر اللہ کی نافرمانی سے بے پروا ہین۔ جو بڑے افسوس کی بات ہے۔

تقریر محمود

مخدوم و مکرم صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب نے جلسہ تاجپوشی پر جو تقریر فرمائی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے آپنے فرمایا۔ کہ لم تقولون مالا تفعلون پر غور کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم کیون وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں یعنے بہت شرم اور افسوس کی بات ہے اگر مومن کا قول اس فعل کے خلاف ہو سچی تقوےٰ حاصل کرو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دل و زبان ایک ہو بعض صحابہ وعظ سے بہت ڈرتے تھے تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ ہمارا قول ہمارے فعل کے خلاف ہو ان کے نزدیک یہ بات بہت ناپسندیدہ تھی کہ نصائح تو زیادہ ہوں اور عمل ان کے خلاف احمدیون کی طرف سے ہر ایسے موقع پر اظہار وفاداری ہوا کرتا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس گورنمنٹ کی ماتحت سب سے بڑا سکھ ہم نے کونسا پایا۔ یونیورسٹیان۔ مدرسے۔ تجارت کی آزادی۔ ڈاک۔ تار۔ ریل۔ بہت بڑے انعام ہیں۔ مگر یہ سب ہیچ ہیں۔ اگر مذہبی آزادی نہ ہو بلکہ مذہبی آزادی کے مقابلہ مین ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ہیرا لے کر پتھر اور تریاق لے کر زہر دیدے۔ پس سب سے بڑی خوبی جو اس زمانہ مین ہے وہ مذہب کے بارے مین کامل آزادی ہے۔ مگر اس آزادی کے یہ معنے نہین کہ مسلمان آریہ۔ عیسائیون پر حملہ کرین اور آریہ مسلمانون پر اور عیسائی آریون پر اور اس طرح ملک مین فساد پھیلائین۔ آزادی یہ نہین کہ ایک دوسرے کی پگڑی اتار سکین بلکہ آزادی یہ ہے۔ کہ ہم اپنی شریعت پر کھلم کھلا عمل کرین۔ نمازین پڑھین روزے رکھین۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کرین۔ ہمین کوئی اس سے نہین روکتا۔ اب اس نعمت کا شکریہ کیا ہے یہی کہ اس آزادی سے فائدہ اٹھاوین وہ تقوےٰ وہ اخلاص وہ مودت وہ فرمانبرداری وہ دینداری ہو۔ جو قرآن کریم ہم مین پیدا کرنی چاہتا ہے۔ لیکن اگر قرآن و حدیث پر عمل نہین وہ تقویٰ وہ طہارت نہین وہ خشیۃ اللہ نہین جو مذہب ہم مین پیدا کرنی چاہتا ہے۔ تو پھر یہ آزادی۔ بیٹر بازی کی طرح ایک کھیل ہو جاوے گی جو بہت ہی معیوب امر ہے اس کی مثال یوں ہے۔ جیسے کوئی روٹی بھوک کی حالت مین اور پانی پیاس کی حالت مین دے اور ہم بجائے اُسے کھانے پینے کے ضائع کردین یہ احسان کی شکرگذاری نہین بلکہ ناشکری ہے۔

پس گورنمنٹ برطانیہ کی دی ہوئی مذہبی آزادی (جو سب سے بڑی نعمت اس حکومت کی ہے) کا شکریہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنے نفوس کا تزکیہ کرین اور اپنی زندگی ایسی طرز مین گذارین جو مخلوق الٰہی کی ہمدردی سے لبریز ہو۔

اور ہمارا تو رونگٹا رونگٹا اس حکومت کے شکر سے معمور ہے اور کیون معمور نہ ہو انسان کو سب سے بڑی امید تو اپنے بھائیون ہی پر ہوتی ہے۔ ہمارے بھائیون نے جو مسلمان کہلاتے ہین سب سے پہلے ہم پر کفر کا فتوےٰ لگایا۔ ہمارے قتل کے فتوے دئے گئے۔ سورون اور کتون کے لئے تو رہنے کی اجازت ہے مگر ایک احمدی کا گاؤن مین رہنا پسند نہین باہر کی اسلامی سلطنتون کا یہ حال ہے کہ افغانستان مین اس سلسلہ کے دو مخلص جو بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ جو ہم سے پیچھے آئے۔ پر آگے نکل گئے۔ وہ سنگسار کئے گئے گویا ان کو وہ سزا دی گئی جو زنا کی ہے یعنے خدا کے مامور کو ماننا۔ زنا سے بھی برا ہے۔

جو یورپین ٹرکی ہے۔ اسمین عیسائیت کے خلاف کہنا جرم ہے چنانچہ جو کتابین چھپتی ہین۔ وہ بیروت۔ مصر۔ شام مین چھاپی جاتی ہین ایک ہم ہین کہ عیسائیت کی تردید کھلے بندون کر سکتے ہین پس کس قدر احسان ہین۔ جن کا شکریہ یہی ہے کہ اس آزادی سے فائدہ اُٹھائین اور اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کرلین اور اس سلطنت کے لئے دُعائین کرین ان کے پاس دنیا تھی انہون نے ہمین دنیا دی۔ ہمارے پاس مذہب ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے مطابق یہی پیش کرتے ہین اور مین اللہ سے دُعا کرتا ہون کہ جیسے اس شہنشاہ کے سر پر آج دنیا دی تاج رکھا ہے وہ دن بھی آوے کہ اسلام کا تاج بھی اس کے سر پر ہو۔ سونے اور جواہرات کا تاج تو مٹی سے نکلا ہے مگر وہ تاج آسمان سے آتا ہے جیسے دنیاوی سلطنت کا دروازہ اس قوم کے لئے کھولا گیا ہے ایسا ہی حقیقی سلطنت کا دروازہ بھی ان پر کھل جائے جس چشمہ نور سے ہم نے پانی پیا ہے یہ بھی سیراب ہون۔

یاد رکھو کہ گورنمنٹ کی ترقی ہماری اپنی ترقی ہے اسلئے ہم جان و دل سے اس کی ترقی ملک کے خواہان ہین۔ وہ وقت ضرور آئے گا کہ یہ قومین خود بخود اسلام کی طرف متوجہ ہون۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات اور کشوف ہین۔

نالۂ اویس

جناب اویس (صوفی تصور حسین) ایک خاص مذاق کے بزرگ ہیں آپکے یہ اشعار دلچسپی سے پڑھے جائین گے

انسان سے کہنے کو تو کیا ہو نہین سکتا
بے فضل خدا کچھ بھی ادا ہو نہین سکتا

ہر رونگٹے پہ احسان ترے لاکھون ہین خدایا
ہم سے سر مو شکر ادا ہو نہین سکتا

ہے یاد خدا موجب تنویر دل و جاں
بے مصقلہ آئینہ صفا ہو نہین سکتا

اک عمر سے مین بھی ہون گرفتار محبت
اس قید سے دم بھر کو رہا ہو نہیں سکتا

کیا نالۂ و فریاد کرون مین ترے در پر
نالون سے مرے حشر بپا ہو نہین سکتا

اُلفت تری اس درجہ ہے دل مین مرے جاگیر
اک آن بھی مین تجھ سے جُدا ہو نہیں سکتا

بگڑی ہوئی اک آن مین میری جو بنا دے
کیا تجھ سے یہ اے میرے خدا ہو نہین سکتا

قدرت کے تماشے تری ہم دیکھ رہے ہین
وہ کیا ہے جو تجھ سے نہ ہُوا ہو نہین سکتا

درپیش ہون گو کتنے ہی دُنیا کے بکھیڑے
مین غیر سے شاغل بخدا ہو نہین سکتا

ہان فضل کی اُمید ہے تجھ سے مجھے ہر دم
مایُوس تو مین تجھ سے خدا ہو نہین سکتا

ذرہ کو جو تو چاہے تو خورشید بنا دے
انسان کا کیا عقدہ کشا ہو نہین سکتا

مُدّت ہوئی تاریکیٔ غفلت مین پڑا ہون
اک عہد سے بھی عہدہ برآ ہو نہین سکتا

گو سب سے سوا ہوں مین گنہگار الٰہی
غفار سے کیا خط بخطا ہو نہین سکتا

رحمان سے مایُوس اویس آہ نہ ہو تو
یہ تیرِ دُعا تیرا خطا ہو نہین سکتا

فولادی صندوق

ہمارا کارخانہ اسٹیل بکسون کا عرصہ کئی ماہ سے جاری ہے جن مین حتے الوسع سب عمدہ اور مضبوط بکس طیار ہوتے ہین خصوصاً ٹرنک کا کام بہت خوبی اور تاکید سے ہوتا ہے۔ مال ارزان اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے۔ خاص کر بیوپاریون کی خدمت مین علاوہ جلد تعمیل آرڈر اور ارزانی نرخ کے حتی الامکان پیکنگ وغیرہ مین کفایت شعاری کا انتظام ہے اور کارخانہ بھی ہوڑہ اسٹیشن سے بہت قریب ہے۔ دھوکا وغیرہ سے بالکل پرہیز ہے۔ ایک مرتبہ بطور نمونہ طلب کرین آزمائش کے لئے عمدہ ذریعہ ہے جو صاحب ہم سے خط و کتابت کرین گے انشاء اللہ تعالے فائدہ مین رہین گے۔ جملہ امور بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتے ہین۔

المشتہر۔ عبد الغنی احمدی مینوفیکچرز آف اسٹیل ٹرنکس بلی لیوس روڈ متصل بلی لیوس اسپتال ضلع ہوڑہ

ریویو
مفصلہ ذیل گیارہ کتب منشی افتخار الدین صاحب آفت ساکن شہر لودیانہ سے مل سکتی ہین۔

(۱) **نالۂ آفت**۔ مؤلفہ آفت صاحب۔ ہندوستان کے بعض مشہور شعراء کی غزلون کا انتخاب۔ ۲۴ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۲) **حسینون کا ناز**۔ مؤلفہ آفت صاحب۔ ذوق۔ آتش۔ قیصری۔ اقبال۔ آفت وغیرہ شعراء کی وہ نظمین جو مشاعرون مین پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئین۔ ۳۲ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۳) **غنچۂ شگفتہ**۔ مرتبہ منشی صاحب موصوف۔ داغ۔ نسیم فیاض وغیرہ شعراء کی چیدہ نظمین۔ ۳۲ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۴) **عروس کلام**۔ مرتبہ آفت صاحب اس کے ٹائٹل پر جو شعر ہے وہ اس کے اندر کے مضامین کو ان الفاظ مین ظاہر کرتا ہے۔ ۵

جلوے ہین برق و طور کے آنکھوں کے سامنے
گھونگھٹ اُلٹ دیا ہے عروس کلام نے

۳۲ صفحہ۔ قیمت ۲ر

غنچۂ نو شگفتہ۔ مرتبہ منشی صاحب موصوف۔ جلال۔ بسمل۔ بیکل غالب۔ آغا کی وہ نظمین جو شائقین سخن اپنی بیاضون مین درج کیا کرتے ہین۔ ۲۶ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۶) **نازِ حسینان**۔ مرتبہ آفت صاحب۔ امیر۔ مسرور۔ مضطر حمید۔ رقت وغیرہ شعراء کی نظمون کا مجموعہ۔ ۳۲ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۷) **افتخار الاشعار**۔ جناب آفت صاحب کی نظمون کا مجموعہ چند اشعار بطور نمونہ درج ہین۔

بوریا بہتر ہے مجھ کو قاقم و سنجاب سے
کیا غرض درویش کو ہے اطلس و کمخواب سے

گرم جوشی خوش نہین آتی ہے مجکو ہجر مین
اور جلتا ہون زیادہ کثرت احباب سے

خوب اے آفت لکھی واللہ تم نے یہ غزل
معرکے مین آج کے اچھے رہے احباب سے

قیمت ۸ر

(۸) **غنچۂ تبسم**۔ مولوی فضل الدین صاحب فیاض کی نظمون کا مجموعہ ہے ٹائٹل پر لکھا ہے۔ ۵

یہی جذبات ہین شاعر طبیعت سے مین عاجز ہون
خدا جانے کہان سے شعر کا چسکا لگا لائی

قیمت اصلی ۲ر رعایتی ۱ر

(۹) **چمنستان سخن**۔ فیاض صاحب نے مختلف شعراء کی نظمون کا مجموعہ ایک جگہ جمع کیا ہے۔ قیمت ۲ر

(۱۰) **گل نو شگفتہ**۔ فیاض صاحب کی چیدہ نظمون کا مجموعہ قیمت ۲ر

(۱۱) **مخزن قوالی**۔ مختلف شاعرون کی صوفیانہ نظمون کا مجموعہ قیمت ۴ر۔ چند مصرعے بطور نمونہ درج ذیل ہین۔

اُمید وصل نے مجھے یاس یاں کرتی ہے گھر پہلے
کرون خدمت مین آنکھون سے بٹھاؤن چشم پر پہلے
رہ اُلفت کے کوچے مین نفع پیچھے ضرر پہلے
سحر گر یار جائے گا تو ہے اپنا سفر پہلے
تجھے لازم تھی اے ظالم میری لینی خبر پہلے

خمخانۂ عشق

دیوان نایاب۔ نتیجہ طبع منشی نبی بخش صاحب نایاب۔ میونسپل کمشنر قصبہ نکودر ضلع جالندھر

انگریزی مین ایک مثل ہے۔ شاعر پیدا ہوتا ہے۔ تکلف سے نہین بنتا۔ سو منشی نبی بخش صاحب کے اشعار بتلاتے ہین کہ انہین فطرت نے شاعر بنایا ہے۔ ہر مذاق مین عمدہ نظمین لکھی ہین پر مین اپنے مذاق کے مطابق مدح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے چند اشعار درج ذیل کرتا ہون۔

سب سے اشرف تجھے دنیا مین بنایا حق نے ۔ کہ کے محبوب تجھے آپ بلایا حق نے
پاس اپنے شب معراج بٹھایا حق نے ۔ بھید قدرت کا جو تھا تجکو بتایا حق نے
کب کوئی پہونچ سکا رتبے کو تیرے آقا
آئے دنیا مین نبی سینکڑون تیرے آقا
جب ہوا خاک کے پردے مین ترا نور عیان ۔ ہو گیا نور سے اک آن مین معمور جہان
آسمان ہوتا تھا جھک جھک کے زمین پر قربان ۔ گیت گاتے تھے بصد شوق حور و غلمان

آج پیدا ہوا اُمت کو بچانے والا
آگیا کفر کی آتش کو بجھانے والا

لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ سب اعلے ہین۔ قیمت ۱۲ر صاحب موصوف سے مل سکتا ہے۔

جلسہ تاجپوشی قیصر ہند در قادیان

۲۲ر جون کو ایمپرر جارج پنجم کی تاجپوشی کی خوشی مین دو جلسے ہوئے۔ پہلا جلسہ سردار وسادا سنگہ صاحب (وزیر اعظم ریاست اجے گڈھ) کی سعی سے ان کے دیوان بلڈنگ مین منعقد ہوا جس مین ہندو۔ مسلمان۔ سکھ۔ تمام فرقہ کے لوگون کو مدعو کیا گیا تھا۔ سردار صاحب موصوف کی افتتاحی تقریر پھر شیخ یعقوب علی صاحب کی تقریر ماسٹر عبد الرحیم صاحب کی نظم اور ایک سکھ صاحب و لالہ صاحب کے شکریہ کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ بچون مین مٹھائی تقسیم ہوئی۔ سردار صاحب نے پتری پاٹ شالہ کے کھولنے کا اعلان کیا اور ہندو مسلم شرفاء کو ایوننگ پارٹی دی گئی۔

دوسرا جلسہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے بورڈنگ مین ہوا۔ جہان برٹش کی وفاداری کے متعلق کئی ایک تقریرین مختلف احمدی احباب نے کین۔

علاج الطاعون

مصنفہ حکیم سید محمد عبد اللہ صاحب اقسام طاعون ٹیکہ وغیرہ طاعون کے متعلق مفید معلومات کا مجموعہ ہے۔ دوبارہ پہلے چھپ چکا ہے یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ قیمت اصلی ۴ر رعایتی ۲ر۔ ملنے کا پتہ افغان پریس۔ واقع افغان سٹریٹ پشاور شہر

مسئلہ قربانی

اس مسئلہ کے متعلق ایک معروضہ جناب حکیم ابو البرکات عبد الرؤف صاحب گورنمنٹ عالیہ کی خدمت مین لکھا ہے۔ معروضہ کیا ہے گائے کی قربانی پر نہ صرف اسلامی عقائد کے لحاظ سے بلکہ ہندو مذہب کے نکتہ خیال سے بھی ایک مفصل بحث ہے۔ اس مین ثابت کیا گیا ہے کہ گائے کا فساد خواہ مخواہ ہندو لوگ ہمیشہ اُٹھاتے ہین اور مسلمانون کے مذہبی معاملات مین بیجا مداخلت کرتے ہین اس کتاب کی خوب اشاعت کرنی چاہیئے۔

ملنے کا پتہ۔ عبد الرشید ۲۷ رام موہن گھوس لین۔ کلکتہ

ویدک شادی کی فضیلت

مصنفہ سردار سیوا سنگہ صاحب بڈی کیپ۔ قیمت ۲ر یہ کتاب سردار صاحب موصوف نے آریون کی بدزبانی سے تنگ آ کر لکھی ہے معلوم نہین کہ آریون کو کیا شوق ہو کہ جب تک غیر مذاہب کے حق مین بحث کلامی نہ کرلین انہین کھانا ہی ہضم نہین ہوتا کسی جگہ سکھ صاحبان نے کوئی شادی اپنے مذہبی عقائد کے مطابق کی تو اسی پر آریہ مہاتمے جامے سے باہر ہو گئے۔ آخر سردار صاحب نے ویدک شادی کی حقیقت کو کھول کر رکھ دیا ہے اور تمام تار و پود ادھیڑ دیا ہے کتاب قابل دید ہے اور سردار صاحب سے مل سکتی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَابِعَ الْخُلَفَا

کلام خضر علیہ السلام کی تفسیر حضرت سلمان فارسی سے

شیعہ و سنی میں سب سے بڑا مہتم بالشان اختلافی مسئلہ خلافت بلافصل کا ہے۔ یعنی شیعہ کہتے ہین۔ کہ بعد رسول صلعم خلیفہ بلافصل جناب علیؓ ہیں اور سنی کہتے ہین کہ جناب صدیقؓ ہین۔

اس مضمون میں یہ ثابت کرنا مقصود ہے۔ کہ ترتیب خلافت جس طرح کہ واقعہ ہوئی۔ جس کے رو سے جناب علیؓ چوتھے نمبر پر خلیفہ ہوئے۔ یہی ترتیب منجانب اللہ اور حسب اقتضائے مشیت ایزدی تھی۔ اور شیعوں کا ادعا محض مفسدہ پردازی و افتراق عصائے امت پر مبنی ہے۔ اس کے ثبوت میں ہم ذیل ایک معرکتہ الآراء حدیث ہدیہ ناظرین کرتے ہین جس سے یہ امر بڑی صفائی سے ثابت ہوجائیگا کہ بالآخر شیعوں کو بھی جناب مرتضٰی کے رابع الخلفاء ہونے سے انکار نہین کاش کوئی سعید الفطرت منصف مزاج شیعہ اس پر غور کرنے کی تکلیف گوارا کرے۔ اصل حدیث عربی مین ہے بخوف طوالت اسکا خلاصہ ترجمہ اردو میں کیا جاتا ہے۔

یحیٰی بن سعید البلخی نے امام رضا سے اور انہوں نے اپنے آبائے کرام سے خود جناب علی علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول صلعم کے ساتھ مدینہ کے ایک رستے سے گزر رہے تھے کہ سامنے سے ایک سفید ریش طویل گھنی داڑھی والے بزرگ دوچار ہوئے اور رسول صلعم سے سلام عرض کیا۔ آنحضرتؐ نے مرحبا فرمایا۔ پھر وہ بزرگ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا السلام علیک یا رابع الخلفاء ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پھر کہا یا رسول اللہ کیا ایسا نہین۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر وہ تشریف لیگئے۔ میں (علیؓ) نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس بزرگ کے قول کا کیا مطلب ہے۔ جس کی آپنے بھی تصدیق فرمائی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ آپ ایسے ہی ہیں۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے (خلیفہ اول آدم علیہ السلام کے حق مین) انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ اور (خلیفہ دوم حضرت داؤد کے حق مین) یاداؤد اناجعلناک خلیفۃ فی الارض) اور موسیٰ کی زبانی ہارون کو کہا گیا جب انہوں نے قوم مین انکو خلیفہ بنایا تھا (اور خود کوہ طور کو تشریف لیگئے تھے) اخلفنی فی قومی واصلح (یہ تیسرے خلیفے تھے) اور جب خدا تعالےٰ نے فرمایا اذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر تو اس پیغام الٰہی کو پہنچانیوالے آپ ہی تھے اور آپ وصی ہیں اور آپ سے بمنزلہ ہارون من موسیٰ کے ہین۔ اور کوئی نبی میرے بعد نہین ہے پس آپ رابع الخلفاء ہین جیسے کہ اس بزرگ نے فرمایا تھا۔ میں (علی) نے عرض کیا۔ کہ یہ بزرگ تھے کون۔ تو فرمایا یہ تیرے بھائی خضر علیہ السلام تھے۔ پس جان لیں آپ اس کو یعنی آدم و داؤد و ہارون و علی یہ چارون خلیفہ اللہ ہیں"۔ بحوالہ کتاب ینابیع المودۃ دیکھو اخبار اثنا عشری مطبوعہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء

فٹ نوٹ قصیدہ عربی مولوی سید مقرب علیخان صاحب رئیس جگرانواں مؤلف ذریعۃ النجات صفحہ ۵ و ۶ ناظرین میں بزور آپسے التماس کرتا ہوں کہ شیعہ راویوں کی نکتہ آفرینیوں کی داد دی جائے۔ انکی بلا سے اگر جناب مرتضٰی کی خلافت بلافصل کا دعویٰ کمزور ہے۔ انکی بلا سے اگر سوائے حضرت آدم اور داؤد و ہارون علیٰ نبینا وعلیہم السلام باقی ہزارہا پیغمبروں کی عظمت پر پانی پھر جائے۔ مگر انکی جدت طرازی اور نکتہ آفرینی کا لوہا بہرحال ماناجائے نکتہ آفرین واضع حدیث مذکور نے جب دیکھا کہ جناب علی کی خلافت بلافصل ثابت کرنا ٹیڑھی کھیر ہے۔ اور انکو خلافت تو چوتھے نمبر پر ہی نصیب ہوئی ہے۔ اور اسکا انکار گویا امر واقعہ کا انکار ہے تو اسنے اسکی کیفیت مین ایک جدت طرازی اور اختراع پردازی کا رنگ جما دیا۔ کہ اچھا جناب علی چوتھے خلیفہ ہی سہی۔ مگر اسکا یہ مطلب تھوڑا ہی ہے کہ وہ خلفائے راشدین رسول صلعم میں سے چوتھے درجہ پر ہین وہ تو نبی خلیفوں میں سے چوتھے درجہ پر ہین۔ کیا خوب!

مگر جدت طراز راوی اور اس کے ہم مشرب گروہ کو سوچنا چاہیئے کہ خلافت بلافصل کا عقدہ تو پھر بھی حل نہ ہوسکا پر نہ ہوسکا۔ بلکہ جناب علی کا مطلق خلیفہ ہونا بھی ثابت نہ ہوا کیونکہ یہ اس صورت میں ثابت اور قابل تسلیم ہوتا کہ قرآن مجید میں سے جسطرح آدم و داؤد و ہارون کے لیے خلیفہ کا لفظ متن آیت سے ہر دفعہ دکھلایا گیا اسی طرح جناب علی کے حق مین بھی کسی آیت سے کسی نہ کسی صیغہ سے مستنبط کیا جاتا۔ دوسری طرف اگر اصحاب ثلاثہ کے حق میں دربارہ خلافت کوئی نص نہ بھی ہو۔ جب بھی کوئی قباحت عاید نہین ہوسکتی۔ کیونکہ خلیفہ اور اخلفنی کے الفاظ صرف تین نبیوں کے حق مین قرآن مین مذکور ہوئے ہین اور اس سے یہ لازم نہین آتا۔ کہ سوائے ان تین نبیوں کے دوسرے ہزارہا اولوالعزم پیغمبر جن میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور خود رسول صلعم خاص قابل غور ہیں۔ خدا کے خلیفے نہ تھے۔ حاشا وکلا۔

ہاں کوئی صاحب کہہ سکتے ہین کہ خداوند کریم نے خود ان دو تین خلفا کا جو نبی تھے۔ خاص بلفظ خلیفہ قرآن مین ذکر فرمایا۔ تو اسکی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ خداوند کریم نے آیت استخلاف مین کما استخلف الذین من قبلہم فرما کر امت محمدیہ کے لیئے یہ وعدہ بلکہ حتمی وعدہ کر دیا تھا۔ کہ جس طرح پہلے خلفاء ہوگزرے ہین۔ انہی کے نقش قدم رسول کریم کے خلیفے بھی بنائے جائینگے۔ سو الحمدللہ کہ ایسا ہی ہوا۔

تمام صحابہ کرام بباعث استفاضہ حضرت رسول کریم ملکوتی صفات اور ملائکہ کے مظہر تھے۔ اور جن مین سے خداوند کریم نے جناب ابوبکر صدیقؓ کو انکا سردار بنادیا۔ اور اس طرح سے وہ پہلے خلیفۃ اللہ آدم کے مظہر ٹھہرے۔ دوسرے خلیفہ حضرت داؤد صاحب شمشیر وصاحب جہاد اور صاحب فتوحات تھے انکے مظہر جناب عمر فاروقؓ ٹھہرائے گئے۔

باقی رہی حضرت ہارون والی خلافت سو قرآن سے ظاہر ہے۔ کہ وہ امن کی خلافت نہ تھی بلکہ لڑائی جھگڑے والی خلافت تھی۔ ہارون کے مصداق جناب مرتضٰی کو شیعہ بناتے ہین۔ تو بسم اللہ چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن یاد رہے کہ ہارون خاص وقت تک تھے۔ دیگر معلوم ہو کہ کوئی صاحب اگر حدیث مذکور کی مزید تائید چاہین۔ تو وہ سید ابوالقاسم مجتہد لاہوری و سید علی الحائری لاہوری کے رسالہ برہان البیان مطبوعہ مطبع احسن المطابع صد ۳۱ و صد ۳۲ سے اپنی تسلی کرلین۔

جہاں اصل فارسی عبارت یوں مرقوم ہے ہیں شیخ بحضور پیغمبر بہ علی گفت السلام علیک یا رابع الخلفا پس بر آمد غیب شد پیغمبر فرمود این شخص خضر نبی بود۔ تقریر معروضہ بالا سے واضح ہوچکا ہے کہ رابع الخلفا کا جو مفہوم حدیث مذکور میں ہے وہ باوجود تفصیل پھر بھی مجمل ہی رہا۔ اور اس سے خلافت مرتضوی پر عموماً اور خلافت بلافصل کے تنازعہ پر خصوصاً کوئی روشنی نہین پڑتی۔ اس واسطے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس قول کی تفسیر کس طرح کی جائے۔ آخر وہ حدیث ہے اور اس کے راوی بھی آئمہ معصومین ہیں۔ لیکن چونکہ تفسیر بالرائے فریقین شیعہ و سنی میں ممنوع ہے۔ البتہ تفسیر قابل قدر وہ ہے۔ جسکو بقول شیعہ والراسخون فی العلم بیان فرماوین اور پھر چونکہ یہ معاملہ اہلبیت کے چشم و چراغ جناب علی کے متعلق ہے۔ اسواسطے مین نے بڑی محنت سے

اس قول کی تفسیر کے لیئے ایک ایسے بزرگ کو تلاش کیا ہے۔ جو جناب مرتضیٰ کا یار غار اور محرم راز جان نثار بھی ہے۔ اور علاوہ اس کے اہلبیت بھی ہے اور بقول شیعہ بہ نسبت باہر والوں کے گھر والے گھر کے معالات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اهل البیت ادری بما فیه یہ صاحب حضرت سلمان فارسی ہیں۔ جس کے علم کی وسعت کی تعریف بھی کتب شیعہ میں مذکور ہے۔ کوئی جاہل ناخواندہ عرب نہیں۔ کہ ان کا بیان اور تفسیر قابل سماعت نہ ہو۔ اور اس تفسیر کا ذکر بھی ہم خواجہ نصیر الدین مشہور بہ محقق طوسی کی نہایت مشہور و معروف کتاب اخلاق ناصری فارسی سے ہدیہ ناظرین کرتے ہین۔ یہ کتاب کئی برسوں سے پنجاب یونیورسٹی مین منشی فاضل کی جماعت کا کورس بھی ہے محقق طوسی کے کلام کی جو عظمت و وقعت شیعوں مین ہے اسکی تشریح کرنا تحصیل حاصل ہے۔ لہذا اب اس تفسیر کا ذکر ضروری ہے محقق طوسی فرماتے ہیں وامیر المومنین رضی اللہ عنہ مزاح بودے تا بحدے کہ مردماں اورا بدان عیب کروند و گفتند لولا دعابة فيه و سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اورا گفت در مزاح کہ باد بکردند اخرک الی الرابعة

یعنی جناب علی بہت ظریف الطبع تھے۔ یہاں تک کہ لوگ انکو اس بارہ میں معیوب کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کاش آپ میں ظرافت کی عادت نہ ہوتی۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ظرافت کرتے ہوئے دیکھکر جناب علی کو عرض کیا تہا۔ کہ اس عادت نے ہی آپ کو چوتھے درجہ پر پہنچایا۔ دیکھو اخلاق ناصری مطبوعہ نول کشور ۱۳۰۹ء صفحہ ۲۴۵ کیوں معزز ناظرین اب تو آپ کو رابع الخلفاء کی حقیقت و تفسیر واضح ہو گئی یا نہ۔ میں تہ دل سے محقق طوسی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے ایسی فیصلہ کن روایت اپنی اخلاقی کتاب مین زبانی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ درج فرمائی۔ رباعی کلام خضر کا مطلب کوئی سمجھے تو کیا سمجھے بہ کہ بے سمجھائے حضرت کے نہ جب خود مرتضیٰ سمجھے حقیقت رابع الخلفاء کی یا مصطفےٰ سمجھے ٭ و یا سلمان فارس راز دار مرتضیٰ سمجھے ٭

دوران خلافت خلفائے راشدین مین ہمارے شیعہ احباب جو نقشہ جناب علی کا کھینچتے ہین۔ اور جو حسد و رشک و بخل طبعی کے خط و خال اس مین دکھاتے ہین۔ انکو اس روایت کے مطالعہ کرنے کے بعد شرم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جناب مرتضیٰ جیسے خوش طبیعت شگفتہ مزاج اور شریف و نجیب بزرگ کی فطرت اور جبلت سے سرے سے انکو وقفیت ہی نہین ہے۔ کیا اس روایت سے ہم یہ نتیجہ نکال نہین سکتے کہ جو جو شکر رنجیوں کے واقعات بر خلاف اصحاب ثلاثہ جناب علی کی ذات والاصفات سے وہ منسوب کرتے ہین۔ وہ یا تو سرے سے غلط یا مبالغہ سے بھرے ہوئے ہین اور اگر واقعی وہ واقعات درست بھی ہیں۔ تو وہ آنجناب کی جبلی ظرافت و خوش طبعی پر محمول کرنے چاہیئں اور اگر سچ پوچھو تو رحماء بینھم الف بین قلوبھم اور لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا کا مصداق بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے اور اس کے خلاف جناب علی کی طرف سے مخالفت کے طومار ظاہر کرنا میرے نزدیک تو سوء ادب کا مرتکب ہونا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار اکابر المومنین خادم حسین خادم بھیروی

نیکی کا جواب بدی

ڈاکٹر عبد الغنی قیدی کابل کے متعلق جو مضمون بدر مین میاں فضل کریم صاحب نے چھپوایا تہا۔ اسکے جواب مین ڈاکٹر مذکور کے بہائی غلام حیدر نام نے ایک گالیوں کا بھرا ہوا خط میاں فضل کریم کے نام بھیجا ہو

تحفۃ النساء

اس کتاب مین عورتوں کی صحت کے واسطے مفید باتیں اور زنانہ امراض کے علاج کیواسطے ضروری اور جناب ڈاکٹر ح۔ س۔ حسن صاحب ساکن امرتسر نے نہایت محنت سے طیار کر کے سلیس اردو عبارتوں مین ہندوستانی بیبیوں کیواسطے ایک عمدہ تحفہ طیار کیا ہے ایام حمل کے حالات کو نہایت بسط سے بیان کیا ہے اور نوزائیدہ بچے کی خبر گیری کے حصص بھی مفید معلومات درج کئے ہین۔ یہ کتاب درسی کتابوں کی تقطیع اور طرز کتابت پر عمدہ طیار کرائی گئی ہے جو بیبیاں لکھی پڑہی ہیں انہیں چاہیئے کہ منگوا کر پڑہین کتاب ڈاکٹر صاحب موصوف سے بقیمت ایک روپیہ ملسکتی ہے۔

ڈاک ولایت

یہ بسبب کمی گنجایش ڈاک ولایت عموماً اخبار میں درج نہیں ہوتی رہی۔ لیکن بہت سے دوستوں کے اصرار پر اس سلسلہ کو پھر جاری کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

خدائے بائبل

اللہ تعالےٰ رحم کرے یورپ کی اس ناگفتہ بہ حالت پر جو یسوعی مذہب نے اس کی بنا رکھی ہے یسوعی دین کچھ ایسا ہی اگر واقعہ ہوا ہے کہ آدمی آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے ایک ہاتھ سے پادری صاحب کی جیب مین اپنے پیسے ڈالتا جائے اور دوسرے ہاتھ میں پادری صاحب کی لاٹھی کو پکڑے ہوئے انکے پیچھے پیچھے چلا جائے تب تو خیر ورنہ ذرا آنکھ کھلی۔ اور دین پادری کی ڈراونی شکل سے انہوں نے بہاگنا شروع کیا۔ بائبل کے مجموعہ کو جب ذرا محقق لالٹین کے سامنے رکھا جاتا ہے تو وہ ایسا بے اعتبار ثابت ہوتا ہے۔ کہ بیچارے فرنگی مطلقاً دین مذہب اور خدا اور اسکی ہستی کے عقیدہ سے ہی باہر نکل بہاگتے ہین مثل مشہور ہے۔ سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرنے لگتا ہے۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ انجیل چند آدمیوں کی سنی سنائی باتوں کا مجموعہ ہے۔ کسی کا منہ مشرق کو ہے۔ تو کسی کا مغرب کو۔ آپس مین اس قدر اختلاف ہے کہ شاید کسی مقدمہ مین چار آنے گواہوں میں بھی نہ ہوں اور اسکے ساتھ انہین یہ سنایا جاتا ہے۔ کہ یہ الہامی کلام ہے تو سرے سے الہام اور ملہم کے الفاظ ان کے واسطے قابل نفرت ہو جاتے ہین۔ اور ایک حد تک وہ معذور بھی ہین کیونکہ اس کے سامنے جو الہام پیش کیا گیا ہے۔ وہ ہے ہی ایسا۔ یسوعیت کے ان نیش زدہ لوگوں مین سے بعض نے ملکر کئی ایک انجمنیں بنائی ہین۔ جن مین سے ایک کا نام انٹرنیشنل پارسے ٹی وسٹ کانگریس ہے۔ جسکا اجلاس ۱۹۱۰ء مین شہر بیلجیئم مین ہوا تہا اور وہاں کے ایک محقق بی۔ ایچ لیوی صاحب نے ایک لیکچر دیا ہے جسکو لنڈن کے کتب فروش لارنس ملنس نے چہاپ کر شایع کیا ہے اس لیکچر میں یہ ثابت کرنیکی کوشش کی گئی ہے کہ بائبل میں جو خدا کا لفظ اور اسکا مفہوم ہے۔ یہ ان بت پرستوں سے لیا گیا ہے جو بائبل کے زمانہ سے یہ ان بت پرستوں سے لیا گیا ہے جو بائبل کے زمانہ سے قبل اپنے اپنے قومی بزرگوں کو بطور خدا کے مانتے تھے گویا اس رسالہ مین ہمیں بائبل کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اسلیئے ہم اسکے جواب کے واسطے بائبل کے پہلوان نور افشان کو متوجہ کرتے ہین کہ وہ مسلمانوں کے پیچھے پڑنے اور آئے دن آزاردہ کلمات کے استعمال کرنے کی بجائے پہلے اپنے گھر کی خبر لے کہ وہاں کیا آگ لگ رہی ہے اس میں شک نہین کہ جیسا کہ لیوی صاحب نے بیان کیا ہے بائبل کے مجموعہ پر بہت سے بے احتیاطی کے زمانے گزرے ہیں۔ پہلے حرکات حروف پر نہ ہوتی تہین۔ پھر جو لوگ حاشیے لکھتے رہے۔ وہ عبارتیں بھی اندر داخل ہو گئیں۔ یہ باتیں تو بہت سے محققین بائبل نے پہلے بھی لکھی ہیں لیکن سب سے عجیب انکشاف جو لیوی صاحب نے کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ مجموعہ بائبل کی تکمیل صدہا سال میں ہوئی جسکی آخری تاریخ ۲۵۰ سنہ یسوعی ہے۔ گویا ۲۵۰ سنہ ہی تک بائبل میں تحریف و تبدیل ہوتی رہی ہے۔

اتحاد

لنڈن کا اخبار نیر ایسٹ ۳۱۔ مئی ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں تاکید کرتا ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سیاسی ضرورتوں کے لحاظ سے یہی بات ہر دو اقوام کے واسطے مفید ہے

اس قول کی تفسیر کے لیئے ایک ایسے بزرگ کو تلاش کیا ہے جو جناب مرتضیٰ کا یار غار اور محرم راز جان نثار بھی ہے۔ اور علاوہ اس کے اہلبیت بھی ہے اور بقول شیعہ بہ نسبت باہر والوں کے گھر والے گھر کے معاملات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اھل البیت ادری بما فیه یہ صاحب حضرت سلمان فارسی ہیں جس کے علم کی وسعت کی تعریف بھی کتب شیعہ میں مذکور ہے۔ کوئی جاہل ناخواندہ عرب نہیں کہ ان کا بیان اور تفسیر قابل سماعت نہ ہو۔ اور اس تفسیر کا ذکر بھی ہم خواجہ نصیر الدین مشہور بہ محقق طوسی کی نہایت مشہور و معروف کتاب اخلاق ناصری فارسی سے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ یہ کتاب کئی برسوں سے پنجاب یونیورسٹی میں منشی فاضل کی جماعت کا کورس بھی ہے محقق طوسی کے کلام کی جو عظمت و وقعت شیعوں میں ہے اسکی تشریح کرنا تحصیل حاصل ہے۔ لہٰذا اب اس تفسیر کا ذکر ضروری ہے محقق طوسی فرماتے ہیں و امیر المومنین رضی اللہ عنہ مزاح بودے تا بحدے کہ مردمان او را بدان عیب کردند و گفتند لولا دعابة فیه و سلمان فارسی رضی اللہ عنہ او را گفت در مزاح کہ باد بکردند اخرك الی الرابعة

یعنی جناب علی بہت ظریف الطبع تھے۔ یہاں تک کہ لوگ انکو اس بارہ میں معیوب کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کاش آپ میں ظرافت کی عادت نہ ہوتی۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ظرافت کرتے ہوئے دیکھکر جناب علی کو عرض کیا تھا۔ کہ اس عادت نے ہی آپ کو چوتھے درجہ پر پہنچایا۔ دیکھو اخلاق ناصری مطبوعہ نول کشور ۱۳۰۹ء صفحہ ۲۴۵ کیوں معزز ناظرین اب تو آپ کو رابع الخلفاء کی حقیقت و تفسیر واضح ہوگئی یا نہ۔ میں تہ دل سے محقق طوسی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے ایسی فیصلہ کن روایت اپنی اخلاقی کتاب میں زبانی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ درج فرمائی۔ رباعی کلام خضر کا مطلب کوئی سمجھے تو کیا سمجھے بدکر بے سمجھائے حضرت کے ؛ جب خود مرتضیٰ سمجھے حقیقت رابع الخلفاء کی یا مصطفےٰ سمجھے ؛ و یا سلمان فارس راز دار مرتضیٰ سمجھے :.

دوران خلافت خلفائے راشدین میں ہمارے شیعہ احباب جو نقشہ جناب علی کا کھینچتے ہیں۔ اور جو جو حسد و رشک و بخل طبعی کے خط و خال اس میں دکھاتے ہیں۔ انکو اس روایت کے مطالعہ کرنے کے بعد شرم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جناب مرتضیٰ جیسے خوش طبیعت شگفتہ مزاج اور شریف و نجیب بزرگ زین کی فطرت اور جبلت سے سرے سے انکو واقفیت ہی نہیں ہے۔ کیا اس روایت سے ہم یہ نتیجہ نکال نہیں سکتے کہ جو جو شکر رنجیوں کے واقعات بر خلاف اصحاب ثلاثہ جناب علی کی ذات والاصفات سے وہ منسوب کرتے ہیں۔ وہ یا تو سرے سے غلط یا مبالغہ سے بھرے ہوئے ہیں اور اگر واقعی وہ واقعات درست بھی ہیں۔ تو وہ آنجناب کی جبلی ظرافت و خوش طبعی پر محمول کرنے چاہیئں اور اگر سچ پوچھو تو رحماء بینھم الف بین قلوبھم اور لا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین اٰمنوا کا مصداق بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے اور اس کے خلاف جناب علی کی طرف سے مخالفت کے طومار ظاہر کرنا میرے نزدیک تو سوء ادب کا مرتکب ہونا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار امیر المومنین خادم حسین خادم بھیروی

نیکی کا جواب بدی

ڈاکٹر عبد الغنی قیدی کابل کے متعلق جو مضمون بدر میں میاں فضل کریم صاحب نے چھپوایا تھا۔ اسکے جواب میں ڈاکٹر مذکور کے بھائی غلام حیدر نام نے ایک گالیوں کا بھرا ہوا خط میاں فضل کریم کے نام بھیجا ہے

تحفۃ النساء

اس کتاب میں عورتوں کی صحت کے واسطے مفید باتیں اور زنانہ امراض کے علاج کیواسطے ضروری اور جناب ڈاکٹر ح۔ س۔ حسن صاحب ساکن امرتسر نے نہایت محنت سے طیار کر کے سلیس اردو عبارتوں میں ہندوستانی بیبیوں کیواسطے ایک عمدہ تحفہ طیار کیا ہے ایام حمل کے حالات کو نہایت بسط سے بیان کیا ہے اور نوزائیدہ بچے کی خبر گیری کے حصص بھی مفید معلومات درج کئے ہیں۔ یہ کتاب درسی کتابوں کی تقطیع اور طرز کتابت پر عمدہ طیار کرائی گئی ہے۔ جو بیبیاں لکھی پڑھی ہیں انہیں چاہیئے کہ منگوا کر پڑھیں کتاب ڈاکٹر صاحب موصوف سے بقیمت ایک روپیہ ملسکتی ہے۔

ڈاک ولایت

بہ سبب کمی گنجائش ڈاک ولایت عموماً اخبار میں درج نہیں ہوتی رہی۔ لیکن بہت سے دوستوں کے اصرار پر اس سلسلہ کو پھر جاری کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

خدائے بائبل

اللہ تعالے رحم کرے یورپ کی اس ناگفتہ بہ حالت پر جو یسوعی مذہب نے اس کی بنا رکھی ہے یسوعی دین کچھ ایسا ہی اگر واقعہ ہوا ہے کہ آدمی آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے ایک ہاتھ سے پادری صاحب کی جیب میں اپنے پیسے ڈالتا جائے اور دوسرے ہاتھ میں پادری صاحب کی لاٹھی کو پکڑے ہوئے انکے پیچھے پیچھے چلا جائے تب تو خیر ورنہ ذرا آنکھ کھلی۔ اور میں بیدار کی ڈراؤنی شکل سے انھوں نے بھاگنا شروع کیا۔ بائبل کے مجموعہ کو جب ذرا محقق لالٹین کے سامنے رکھا جاتا ہے تو وہ ایسا بے اعتبار ثابت ہوتا ہے۔ کہ بیچارے فرنگی مطلقاً دین مذہب اور خدا اور اسکی ہستی کے عقیدہ سے ہی باہر نکل بھاگتے ہیں مثل مشہور ہے۔ سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرنے لگتا ہے۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ انجیل چند آدمیوں کی سنی سنائی باتوں کا مجموعہ ہے۔ کسی کا منہ مشرق کو ہے۔ تو کسی کا مغرب کو۔ آپس میں اس قدر اختلاف ہے کہ شاید کسی مقدمہ میں چار آنے گواہوں میں بھی نہ ہوں اور اسکے ساتھ انہیں یہ سنایا جاتا ہے۔ کہ یہ الہامی کلام ہے تو سرے سے الہام اور ملہم کے الفاظ ان کے واسطے قابل نفرت ہوجاتے ہیں۔ اور ایک حد تک وہ معذور بھی ہیں کیونکہ اس کے سامنے جو الہام پیش کیا گیا ہے۔ وہ ہے ہی ایسا۔ یسوعیت کے ان نیش زدہ لوگوں میں سے بعض نے ملکر کئی ایک انجمنیں بنائی ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام انٹرنیشنل پارے ٹی وسٹ کانگریس ہے جسکا اجلاس ۱۹۱۰ء میں شہر ہیلسنگفورز میں ہوا تھا اور وہاں کے ایک محقق بی۔ ایچ لیوی صاحب نے ایک لیکچر دیا ہے جسے لنڈن کے کتب فروش لارنس ملنس نے چھاپ کر شایع کیا ہے اس لیکچر میں یہ ثابت کرنیکی کوشش کی گئی ہے کہ بائبل میں جو خدا کا لفظ اور اسکا مفہوم ہے۔ یہ ان بت پرستوں سے لیا گیا ہے جو بائبل کے زمانہ کے یہ ان بت پرستوں سے لیا گیا ہے جو بائبل کے زمانہ سے قبل اپنے اپنے قومی بزرگوں کو بطور خدا کے مانتے تھے گویا اس رسالہ میں شایع بائبل کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اسلیئے ہم اسکے جواب کے واسطے بائبل کے پہلوان نور افشان کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے پیچھے پڑنے اور آئے دن آزاردہ کلمات کے استعمال کرنے کی بجائے پہلے اپنے گھر کی خبر لے کہ وہاں کیا آگ لگ رہی ہے اس میں شک نہیں کہ جیسا کہ لیوی صاحب نے بیان کیا ہے بائبل کے مجموعہ پر بہت سے بے احتیاطی کے زمانے گزرے ہیں۔ پہلے حرکات حروف پر نہ ہوتی تھیں۔ پھر جو لوگ حاشیے لکھتے رہے۔ وہ عبارتیں بھی اندر داخل ہوگئیں۔ یہ باتیں تو بہت سے محققین بائبل نے پہلے بھی لکھی ہیں لیکن سب سے عجیب انکشاف جو لیوی صاحب نے کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ مجموعہ بائبل کی تکمیل صدہا سال میں ہوئی جسکی آخری تاریخ ۱۲۵۰ء عیسوی ہے۔ گویا ۱۲۵۰ء ہی تک بائبل میں تحریف و تبدیل ہوتی رہی ہے۔

اتحاد

لنڈن کا اخبار نیر الیسٹ ۳۱۔ مئی ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں تاکید کرتا ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سیاسی ضرورتوں کے لحاظ سے یہی بات ہر دو اقوام کے واسطے مفید ہے ..

راقم کا مختصر حال

بدر کے ایک مضمون میں تحریک کی گئی تہی - کہ یہاں کے مہاجرین کے حالات قلمبند کیے جائیں اسکو جناب میر صاحب قبلہ نے وسعت دی اور چاہا کہ تمام ممبران سلسلہ احمدیہ اپنے اپنے حالات مختصر لکھیں۔ جس میں وہ بتائیں۔ کہ بیعت سے پہلے کس حالت میں تہو۔ اور اس کے بعد کیا دینی اور دنیوی ترقی کی۔ آپ کے حالات کیا دلچسپ اور وجد انگیز ہیں۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپنے ضعفاء کی دستگیری اور اس پیرانہ سالی میں چندہ کی وصولی کیواسطے جوانانہ ہمت دکہائی - وہ بہت سے نوجوانوں کے لیئے اسوۂ حسنہ ہے"

ناصر کیونکر منصور ہُوا

میں عاجز ناصر نواب دلّی کے غدر سے ۹ سال پہلے پیدا ہُوا۔ میر ناصر امیر میرے والد کا نام تہا - انکے والد کا نام میر ہاشم علی صاحب اسکے بعد مجہے اچہی طرح یاد نہیں - کیونکہ غدر میں کل کاغذات گم ہو گئے۔ سنا ہے کہ خاندوران خان صاحب جو نادر شاہ کے مقابلہ میں شہید ہوئے تھے - وہ ہمارے جد امجد کی کم از کم چوتھی پشت سے تھے۔ پہر انکا نسب تو مشہور ہے۔ وہ سید تھے۔ لیکن شاہی خطاب خان تھا میرے والد صاحب کے نانا صاحب محمد نصیر عرف حضرت صاحب تھے۔ جن کے نانا حضرت خواجہ میر درد صاحب علیہ الرحمۃ تھے۔

دلی کے غدر سے ایکسال پیشتر میری والد صاحب اپنی جائداد کے حصول کے لیئے آرہ ضلع شاہ آباد گئے تھے - وہاں ہیضہ سے انکا انتقال ہو گیا۔ میں یتیم رہ گیا میرے ماموں صاحب میر ناصر حسین صاحب میری اور میری والدہ صاحبہ کے متکفل ہوئے - اور ۱۷ سال کی عمر میں میر عبدالکریم مرحوم کی لڑکی سے میرا بیاہ ہوا جو مرزا منور بیگ صاحب المعروف بہ کپتان صاحب کی نواسی ہے - پہر ۲۲ سال کی عمر میں اپنے ماموں صاحب مرحوم کی شاگردی کرکے اور پیمائش وغیرہ کا کام ان سے سیکہ کر میں محکمہ نہر ۱۸۶۹ء میں سب اورسیر ہو گیا - اور وہابی تو میں پہلے ہی سے تہا کیونکہ علی بخش المعروف محمد علی صاحب مولوی محمد حسین بٹالوی کے بڑے بہائی مار ہو پور میں فارسی کے میرے استاد تھے - انکی صحبت میں میں موحد یا وہابی ہو گیا تہا امرتسر میں مینے مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی علیہ الرحمۃ کے ہاتہ پر بیعت توبہ کی۔ پہر ۱۸۷۶ء میں میں حضرت مرزا غلام احمد سے ملا۔ مگر اسوقت نہ انکا کوئی دعویٰ تہا۔ نہ مجہے کچہ سمجہ تہی۔ مگر یہ ہمیشہ کے ملنے کا پیش خیمہ تہا۔ ۱۸۸۴ء میں حضرت مسیح علیہ السلام سے میری بیٹی نصرت جہان بیگم کا نکاح ہُوا۔ اس کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی کے بہکانے سے یہ عاجز حضرت مسیح و مہدی سے منکر ہُوا۔ اور گستاخی سے بہی پیش آتا رہا۔ پہر خدا تعالیٰ نے میری دستگیری کی اور جلسہ اول جو ۱۸۹۲ء میں ہُوا - اس میں مجہے حق کہلا اور میں دوبارہ احمدی بنا۔ اور جب مینے پنشن لی - اور قادیان میں آکر رہا تو زیادہ فائدہ پہونچا۔ مینے خود بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوتی اپنی آنکہ سے دیکہیں۔ پنڈت لیکہرام کی پیشگوئی عبد اللہ آتہم کی نسبت پیشگوئی یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق والی پیشگوئی وغیرہ - میرے بیٹے محمد اسحاق کو حضرت صاحب کی دعا سے دو دفعہ طاعون سے رہائی ہوئی جس میں سے ایکدفعہ ۳ گھنٹہ میں باوجود ۲ گلٹیوں کے لڑکا ڈوبنے لگا۔ اور حضرت صاحب کی دعا فوراً قبول ہو گئی۔ مولوی محمد علی صاحب سکرٹری صدر انجمن کو جب یقین ہو گیا کہ مجہے طاعون ہے اور میں اب رخصت ہونیوالا ہوں اور وصیت لکہوانے لگے۔ اسوقت انکو حضرت صاحب نے یقین دلایا کہ تمہیں طاعون نہیں اور نہ تم طاعون سے نہیں مرو گے۔ ورنہ میں جہوٹا ہوں یہ کہکر حضرت صاحب نے انکا ہاتہ پکڑا اور فرمایا تمہیں بخار کہاں ہے فوراً ہی انکا بخار کافور ہو گیا۔ میں اگر اس خدا کے مہدی اور مسیح سے تعلق پیدا نہ کرتا۔ تو کیا ہوتا۔ ایک معمولی آدمی دلّی میں جس کو کوئی پوچہتا نہیں تہا۔ ایک نام الا ہاں شخص جس کی کچہ قدر و قیمت نہ ہوتی۔ اب لاکہا لاکہہ آدمیوں کا محبوب اور پیارا اور مکرم و معظم ہوں میری بیٹی ایک قوم کی ماں ہے۔ جسکو وہ بڑی تعظیم سے ام المومنین لکہتے ہیں میرے بیٹے قوم میں بہت عزیز و مکرم ہیں۔ میری بیوی قوم کی نانی صاحبہ ہیں۔ یہ دوہی اعزاز ہیں۔ اور مجہو اس پیارے کے قرب کے باعث امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں فضل کرے کیونکہ یہاں کا فضل وہاں کے فضل کا نشان ہے یہ منتظر حال ہے اس پیارے سے ملکر دنیا اور دین میں عزت حاصل ہوئی اگر میں اسکا اقرار نہ کروں۔ تو یہ ناشکری قابل مواخذہ ہوگی لہذا مینے اسکا شائع کرنا مناسب سمجہا۔ میرے دوستو! تم بہی اپنا پہلا اور پچہلا حال سب مختصر سا لکہدو۔ تاکہ میں اسے شائع کردوں اور جماعت کے لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں اور تمہیں اور مجہے ثواب ہو۔ اور قادیان کے ضعفاء کو کچہ پیسے مجہے دیں۔ چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار

راقم میر ناصر نواب

نہ دعوی نہ رنج

بدر مورخہ ۱۶ - مارچ ۱۹۱۱ء صفحہ ۹ میں کسی شیعہ صاحب امروہی نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے حضرت فاطمہ رضؓ کا ناراض ہو کر وفات پانا وغیرہ وغیرہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ میں حیران ہوں کہ معترض نے بلا دیکہنے کتب سیر کے جہٹ پٹ ایسا کیوں خیال کر لیا۔ کہ ابوبکر رضؓ صدیق سے دختر رسول خدا ناراض ہو کر گئیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پیغمبر خدا کی دختر جنکو ہر ایک تعلیم سے یہ یقین تہا۔ کہ پیغمبرؐ کا مال کسی کی میراث نہیں ہوتا بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ بخاری کی حدیث مالک بن اوس حدثان النصیری سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ اول نے تمام صحابیوں کو جمع کر کے اثبات مدعا کی شہرت کو عام و خاص تک پہنچا دیا۔ کہ رسولؐ کا مال صدقہ ہوتا ہے اس مجلس میں حضرت علیؓ عباس چچا عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور زبیر بن عوام پہوپہی زاد بہائی بہی موجود تھے ان سب صحابیوں نے خلیفہ اول کی درخواست کو قسمیں کہا کہا کر ہر ایک --- نے اظہار کر دیا۔ کہ انبیاء کا مال صدقہ ہوتا ہے۔ پس اس عظیم الشان شہادت میں ایک شہادت حضرت فاطمہ کے لیئے نہایت زبردست علی علیہ السلام کی بہی تہی۔ جو بمنزلہ قرآن کے جناب سیدہ کے لیئے بالتسلیم تہی۔ اگر حضرات شیعہ بخاری کی حدیث مذکور کو اس وجہ سے نہ تسلیم کریں کہ اس میں اخیر راوی عمر خطاب ہیں اسی مضمون کو محمد بن یعقوب رازی نے کافی میں ابی البختری ابی عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ کہ بیشک نبیوں کا مال کسی کی میراث نہیں۔ اب پہر شیعوں کو ایمان بالیقین رکہنا چاہیئے۔ کہ فاطمہ رضؓ کو نہ دعویٰ رہا نہ ابوبکر صدیق سے رنج۔ بلکہ ان سب امور کو یکجائی غور سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب فاطمہ رضؓ کو یہ معلوم ہو گیا۔ کہ واقعی نبی کا مال صدقہ ہوتا ہے تو ان کو نہ کوئی دعویٰ رہا۔ نہ کاوش۔ بلکہ حضرت ابوبکر صدیق نے بنظر از دیاد تقویٰ و صفائی کے خیال کیا۔ کہ مبادا اس مقدمہ

میں جناب زہرہ رضی کہیں مجبوری شہادت سے مجبور ہو کر رنجورہ نہ ہو گئی ہوں۔ تو آپ نصف النہار پر حاضر در دولت خاتون جنت ہو کر رضاجوئی کرنے لگے اور عرض کرنے لگے کہ اے بتول جگر گوشہ رسول غلامان غلام دوپہر کی دہوپ میں آپ کے آستانہ مبارک پر کھڑا ہے اور مجھے قسم ہے خدا کی کہ میں اس تمازت آفتاب سے جب تک نہ ہٹونگا کہ پیغمبرؐ کی بیٹی مجھ سے راضی نہ ہو جاویں یہ رضاجوئی تمامی کتابوں میں بھری پڑی ہے۔ دیکھو مدارج النبوت کتاب الوفا بیہقی مشکوٰۃ وغیرہ وغیرہ قطع نظر کتب مذکورہ بالا۔۔۔۔

منہاج السالکین میں ہے کہ اے بیٹی رسولؐ کی تمہارا دعوی حق پر تہا۔ مگر دیکھا میں نے رسول کو کہ وہ دیتے تھے اس میں سے فقرا اور مساکین کو اور دیتے تھے قوت اس میں سے تمکو پہر قسم کہائی خلیفہ اول نے کہ میں بہی اسی طرح کرونگا اور تا حیات ۔۔۔ زوجہ شیر خدا کو فدک سے اسی طرح دیتے رہے جیسا کہ سید المرسلینؐ عنایت فرماتے تھے اسی الفت و ہمدردی کو حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کے علی ابن ابی طالب یاد کر کر کے روتے اور نوحہ کرتے تہے اور اس معصوم کے گریہ و ماتم سے تمام مدینہ کانپ رہا تہا۔ چنانچہ اسی موقع کو کتاب الموافق ابن السمان کی وہ روایت جسکو حافظ ابوسعید ابن سما وغیرہ محدثوں اور محمد بن عقیل بن ابی طالب سے نقل کیا ہے۔ جسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ بیشک جب حضرت ابوبکر صدیق نے وفات پائی۔ انکو چادر سے چہپا دیا لوگوں کی گریہ وزاری سے مدینہ ہلنے لگا جیسے آنحضرت صلی اللہ کی وفات کے دن پس آئے علیؓ روتے اور انا للہ کہتے اور فرماتے تھے۔ کہ آج خلافت نبوت کی منقطع ہو گئی۔ پہر کہا رحمت ہو خدا کی تجہپر اے ابوبکرؓ تو ہی تہا ٹھکانہ الفت رسول اللہ کا اور ان کے انس کا اور ان کے آرام و اعتقاد اور بھیدوں کا۔۔۔ جسقدر ہم تجھکو روئیں تو اس سے برتر ہے۔ کیا اب بہی کوئی خلیفہ اول کو غاصب کہہ سکتا ہے۔ جسکو کہ علی علیہ السلام یہ دعا دے رہے ہوں۔ کہ رحمت ہو خدا کی تجہپر اور غم کر رہے ہوں کہ خلافت نبوت کی منقطع ہو گئی۔ جس صدیق کے لیئے اسد اللہ غالب رو رو کر رسول کا بھیدی اور جائے انس کہہ رہے ہوں۔ ان سے جناب فاطمہؓ کیونکر ناراض ہو سکتی ہیں اور اگر حضرات شیعہ خواہی نخواہی جناب سیدہ کی ناراضگی سے کوئی نتیجہ پیدا کر لیں تو وہ ہی جناب علی علیہ السلام کی طرف بہی راجع ہو گا کیونکہ بارہا خانگی امور میں جہگڑے ہوئے اور بڑا ملال و ناراضگی اسوقت ہوئی جبکہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کا خطبہ اپنے نام پر کیا۔ جس سے حضرت زہرہؓ روتی اور پیٹتی ہوئی اپنے باپ کے پاس تشریف لے گئیں۔ اور کل قصہ حضرت علیؓ کا کہہ سنایا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس نے فاطمہؓ میرے جگر کے ٹکڑے کو ایذا پہونچائی۔ اس نے مجھکو ایذا پہونچائی ؛؛

خاکسار کبیرالدین احمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

ایک مخلص باپ کی نصیحتیں اپنی پیاری صالحہ اور عزیز بیٹی کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین والخلفاء الراشدین والمہدیین وآلہ الطیبین الطاہرینؓ

ما بعد یہ چند پند سودمند درگاہ الٰہی کی طرف سے سعادت مند لڑکی **صالحہ بی بی** عرف عزیز النسا بیگم طال عمرہا (اللّٰہم اجعلہا کاسمہا آمین) کے لیئے ہیں۔ اگر وہ اس تحریر کو بشکل **تعویذ** کے نہایت حفاظت سے اپنے پاس رکھکر ہر روز ایک بار پڑہے گی اور اس پر عمل بہی صدق دل سے کریگی۔ تو انشاء اللہ العزیز مجھو کامل یقین ہے کہ وہ سب دین و دنیا کی مرادیں حاصل کرے گی ؛

۱۔ ہمیشہ سوا عذر شرعی کے وضو کر کے پنجوقتہ **نماز** بلاناغہ پڑہتی رہے **تہجد** کی نماز بہی زیادہ نہیں تو دو چار ہی رکعت پڑھ لیا کرے ؛

۲۔ صبح کی نماز کے بعد **قرآن** شریف باترجمہ جتنا ہو سکے پڑہے ؛

۳۔ نمازوں کے اندر **دعائیں** بہت کرے اور جس چیز کی ضرورت ہو **خدا** سے مانگ لے ؛

۴۔ خاوند کی خوشی کے لیئے اپنی خوشی اور آرام کو چہوڑ دے۔ اچہی طرح اطاعت اور خدمت کرے ؛

۵۔ جب خاوند نوکری کو چلا جائے تو گہر کے کام سے حتی المقدور فارغ ہو کر تہوڑی دیر آرام کرے

۶۔ ہم جماعت احمدیہ ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اتقی بنائے ہمیں ہمیشہ اخبار الحکم و بدر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب علی الخصوص کشتی نوح بہت پڑہنی چاہیئے اور جو جو باتیں سمجھ میں نہ آئیں وہ گہر والوں سے پوچھ لینی چاہیئے۔

۷۔ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ اور تحفۃ الاخیار شب کیوقت بشرط فرصت اپنے شوہر کو سنائے۔ یا خود پڑہے۔

۸۔ حضرت اقدس کی خدمت اشرف اور لنگرخانہ میں ضرور ہی کچھ ماہانہ بھیجا کرے کہ بڑی برکت ہوگی۔

۹۔ بڑوں کی تعظیم کرے۔ چہوٹوں سے محبت رکھے غریبوں پر رحم کرے۔ انکی ہمدردی کرے۔ خلاصہ یہ کہ فلا تموتن الا وانتم مسلمون ترجمہ کا خلاصہ (یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرے)

۱۰۔ مرتے دم تک پارسائی اور تقوی کے ساتھ رہے۔ اللہ معک اینما کنت والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ؛

اے لڑکی اللہ تیرے ساتھ ہو تو جہاں رہے اور سلامتی ہو تجہپر اور اللہ کی رحمت اور برکت

مراد ما نصیحت بود گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

ترجمہ ہماری مراد نصیحت کرنا تہی سو کہہ چکے خدا کے حوالے کر کے ہم چلے۔ الموصی میر محمد سعید احمدی المرقوم ۱۱ اگست ۱۹۱۰ء

مسجد ہردوار ؛؛ ہندوؤں کے قبضہ میں

ایک سیاح لکھتا ہے " ہر کی پیڑی " دہرمشی کے ساتھ ایک عمارت ہے جو اسوقت ہندوؤں کے قبضے میں ہے اور ہندو لوگ ہر روز شام کو یہاں بھجن اور گیان وغیرہ کرتے ہیں۔ یہ عمارت مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسیوقت مسجد تہی کیونکہ علاوہ باہر کے دو بڑے بڑے مناروں کے چار چہوٹے چہوٹے چہوٹے منارے بہی موجود ہیں۔ گو اس عمارت کو ہندوؤں نے مندر بنا رکہا ہے لیکن پورے طور پر مندر نہیں بن سکا۔ اب بہی کچھ مسلمانی عمارت کی یادگار باقی ہے۔ یہ بہی معلوم ہوا ہے کہ کسی زمانہ میں ہردوار مسلمانوں کے قبضے میں تہا۔ آہستہ آہستہ ہندوؤں نے انکے ہاتھ سے لے لیا ہے۔ اب موجودہ مسلمانوں کے ساتھ ہندوؤں کا بہت برا سلوک ہو رہا ہے۔ بلکہ ارادہ یہ ہے کہ جو چند دوکاندار یہاں ہیں انکو بہی نکال دیا جاوے اس وقت چند مسلمان رئیس جوالاپور میں آباد ہیں۔ جو ہردوار سے دو کوس کے فاصلہ پر ہیں کہتے ہیں کہ یہ جگہ انکے بزرگوں کے قبضے میں تہی۔ امید ہے کہ سہارنپور اور ڈیرہ دون کے مسلمان اس مضمون پر کچھ روشنی ڈال سکینگے نیز وہاں کی انجمن ہائے اسلامیہ ان باتوں پر مناسب نوٹس لے سکینگی ؛؛ یہ خاص مسجد ہے اور عمارت بادشاہی وقت کی معلوم ہوتی ہے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعہا ط لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت

انسان فطرتاً گنہگار نہیں ؟

یہ کتنا بڑا ظلم ہوگا۔ اگر کسی ماں کو سزا دی جائے کہ وہ اپنے بچہ سے محبت کیوں کرتی ہے یا کسی کو اس بات کی سزا دیجائے کہ کسی اپنے عزیز کی موت پر غمگین کیوں ہوتا ہے یا کسی بڑے نفع پہنچنے پر خوش کیوں ہوتا ہے۔ یا انسان آنکھ سے دیکھتا کیوں ہے۔ کان سے سنتا کیوں ہے۔ منہ سے کھاتا کیوں ہے۔ زبان سے بولتا کیوں ہے۔ جاہل سے جاہل اس بات کو صریح ظلم سمجھتا ہے اگر ان باتوں پر سزا دیجاتے وجہ کیا۔ یہی کہ یہ سب باتیں انسانی فطرت میں داخل ہیں۔ اس میں انسان مجبور ہے۔ اور لازمًا اس سے وہ باتیں ظہور میں آئینگی انسان تو وہیں تک متکلف ہے۔ جہانتک کہ اس کی قدرت اور وسعت میں فطری قویٰ خدا نے دے رکھے ہیں۔ مثلاً آنکھ سے دیکھنا ایک فطری بات ہے مگر صرف اتنا انسان کی قدرت اور وسعت میں ہے کہ وہ اس سے محرم کو دیکھے اور غیر محرم کو نہ دیکھے۔ چنانچہ اسلامی شریعت نے انسان کو صرف اسی بات میں متکلف کیا اور حکم دیا کہ غیر محرم کو یا اور ایسی باتیں جن سے برا اثر پڑتا ہے ان کو نہ دیکھے اسی طرح کان کو صرف یہ حکم دیا کہ وہ اچھی باتیں سنے کیونکہ یہ اس کی قدرت میں ہے کہ زبان سے سچ اور اچھی باتیں بولے۔ جھوٹ اور بری باتوں سے پرہیز کرے کیونکہ یہ اس کی قدرت اور وسعت میں ہے۔ غرضیکہ ہر معاملہ میں انسان کو وہیں تک متکلف کیا ہے جہانتک کہ اسکی طاقت اور وسعت میں ہے چنانچہ اس فلسفہ کو کیسی لطیف طرز میں فرمایا لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ۔یعنی اللہ نہیں متکلف کرتا کسی نفس کو مگر جہانتک اس کی وسعت ہے۔ اسی کے فائدے کے لیئے ہے جو کچھ کہ وہ نیک کام کرتا ہے اور اسی کے لیئے نقصان وہ ہے جو کچھ کہ وہ برے عمل کرتا ہے اس میں شریعت نے جہاں یہ زریں پُرحکمت قانون تبلایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو وہیں تک متکلف کیا ہے جہانتک کہ اسکی وسعت اور قدرت ہے وہاں یہ بھی تبلایا کہ شریعت جو قائم کی گئی ہے۔ یہ انسان کے اپنے فائدے کیلئے کیگئی ہے عیسائیوں کی طرح شریعت لعنت نہیں بلکہ رحمت ہے۔ کیونکہ اس پر چل کر انسان فائدہ اٹھاتا ہے اور اگر خلاف کریگا تو اس کا اپنا نقصان ہے۔ اور اس میں یہ بھی سچائی سے بھرا ہوا فلسفہ بتایا کہ گناہ انسان خود کرتا ہے اسکی فطرت میں داخل نہیں۔ اور اس کا وبال بھی اُسی پر پڑتا ہے یہ نہیں کہ گناہ کوئی کرے اور پکڑا کوئی جاوے۔ اب اس کے خلاف عیسائیوں نے ایک عجیب ڈھکوسلا بنایا ہوا ہے کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا کہ جو چیز انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اُس پر انسان کو سزا دیجائے۔ کوئی انسان اسے نہیں مان سکتا کہ خدا معاذ اللہ اتنا بڑا ظالم ہے کہ وہ خود ہی تو ایک بات انسانی فطرت میں ڈالدے اور پھر جب انسان اپنی فطرت کے موافق کام کرے۔ تو اسے سزا دے ایسا دین کبھی خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ سچا دین وہی ہوتا ہے جو انسان کی فطرت کے مطابق ہو۔ بلکہ عین فطرت ہو کیونکہ فطرت خدا کا فعل ہے۔ اور خدا کی کتاب جو دین پیش کرتی ہے وہ خدا کا قول ہے تو قول اور فعل میں تطبیق نہایت ضروری ہے۔ سچا دین وہی ہے جو انسانی فطرت کا لحاظ رکھے چنانچہ قرآن مجید نے دین اسلام کی نسبت فرمایا۔ کہ فاقم وجھک للدین حنیفًا ۔ فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا ۔ لا تبدیل لخلق اللہ ۔ ذٰلک الدین القیّم ۔ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ ترجمہ۔ پس قائم کر اپنا منہ دین کے لیئے اعتدال پر اللہ کی فطرت جس پر اللہ نے انسان کی بناوٹ بنائی اللہ کی تجویز کردہ پیدائش میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہی سیدھا اور پکا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اب دیکھو یہاں صاف صاف تبلا دیا۔ کہ چونکہ جو فطرت اللہ نے بنادی ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی اسلیئے دین اسلام عین فطرت کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اور یہی اس کے سچے اور محکم ہونے کی دلیل ہے۔

اصل میں عیسائیوں نے یہ ڈھکوسلا اسلیئے گھڑا تھا۔ کہ کسی طرح یہ ثابت ہوجائے۔ کہ ساری دنیا گناہگار ہے صرف ایک یسوع بیگناہ ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور بوجہ بیگناہ ہونے کے وہ صلیب پر چڑھکے کفارہ ہوا۔ اول تو کسی بیگناہ کا گنہگار کے بدلے پھانسی پانا ایسا بڑا ظلم ہے۔ کہ انسانی فطرت اور عقل برداشت ہی نہیں کر سکتی اور پھر زید کی تکلیف کو دیکھکر عمر اگر اپنے سر کو پتھر سے پھوڑ کر مرجائے تو زید کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے اور واقعات نے بھی ایسا ہی ثابت کیا۔ کہ یسوع کے صلیب پر چڑھنے سے کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ عیسائی قوموں میں گناہ کے معدوم ہونے کے بجائے الٹے گناہ کی ترقی ہی ہوئی۔ اور آدم کے گناہ کی سزا بائبل میں جو مقرر ہوئی تھی۔ کہ مرد پیشانی کے پسینہ سے روٹی کمائیگا اور عورت دردزہ سے بچہ جنیگی۔ وہ اب تک خود عیسائیوں میں بھی باقی ہے خیر میرا مطلب یہاں کفارہ پر بحث کرنا نہیں ہے ہمارے مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے کفارہ کے رسالہ میں اسکی خوب زور سے تردید کردی ہے اور اس باطل کا سر کچل دیا ہے ہاں تو اس ڈھکوسلے سے کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے۔ یسوع بھی گناہوں سے بری نہیں ہوتا بن باپ پیدا ہونا کوئی خوبی میں داخل نہیں یہ بھی محمد رسول اللہ صلعم کا عیسائیوں پر احسان ہے کہ کروڑوں مسلمانوں کو منوا دیا ہے کہ بن باپ ہی ولادت ہوئی تھی ورنہ کوئی کنواری لڑکی کیسی ہی عفیفہ کیوں نہ ہو حاملہ ہوجائے تو کبھی کوئی عیسائی جج بڑے سے بڑا راسخ الاعتقاد پادری بھی یہ فیصلہ نہ دیگا کہ روح القدس سے حاملہ ہوئی ہے قرآن نے وامہ صدیقہ یعنی اسکی ماں صدیقہ تھی کہکر ہمیشہ کے لیئے کروڑہا مسلمانوں کو تسلیم کرادیا کہ اسکی ولادت جائز تھی۔ مگر آہ! اس ناقدرشناس قوم نے اُسی پیارے خدا کے برگزیدہ کو سب سے زیادہ گالیاں دیں جس نے اور دنیا میں جس نے خدا سے خبر پاکر گواہی دی کیا دنیا میں محمد رسول اللہ صلعم کے سوا کوئی انسان ہے جس نے گواہی دی ہو کہ مسیح کی ولادت جائز تھی۔ کیونکہ مریم کی عصمت کا حال صرف خدا کو معلوم تھا اور خدا سے خبر پاکر دنیا کے آگے گواہی دینے والے صرف آنحضرت صلعم ہی تھے مریدوں کی گواہی کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ مسیح کے دامن سے اس داغ کا مٹانیوالا وہی برگزیدہ تھا۔ جس کے عیسائی سب سے زیادہ دشمن ہیں کیا دنیا میں اس سے بڑھکر کوئی ناقدرشناسی اور احسان فراموشی کی مثال ہے

غرض! یسوع کا بن باپ ہونا کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ سچ پوچھو تو مریم اور یسوع کے لیئے ایک ابتلا تھا اور بڑا سخت ابتلا تھا۔ خدا نہ کرے۔ کوئی اس قسم کے ابتلا میں مبتلا ہو۔ یہ خیال باطل کہ اس طرح یسوع بیگناہ ثابت ہوتا ہے غلط ہے۔ بلکہ اس سے تو الٹا زیادہ گنہگار ثابت ہوتا ہے۔ اول تو خود بائبل میں ہی کتاب ایوب ۲۵ باب ۴ آیت میں لکھا ہے کہ جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ کیسے پاک ہو سکتا ہے پھر بائبل کے مطابق سب سے پہلا گناہ جو دنیا میں کیا وہ عورت نے کیا کیونکہ بائبل میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے جو بہکایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ط لہا ما کسبت و علیہا ما اکتسبت

انسان فطرتاً گنہگار نہیں؟

یہ کتنا بڑا ظلم ہوگا۔ اگر کسی ماں کو سزا دی جائے کہ وہ اپنے بچہ سے محبت کیوں کرتی ہے یا کسی کو اس بات کی سزا دیجائے کہ کسی اپنے عزیز کی موت پر غمگین کیوں ہوتا ہے یا کسی بڑے نفع پہنچنے پر خوش کیوں ہوتا ہے۔ یا انسان آنکھ سے دیکھتا کیوں ہے۔ کان سے سنتا کیوں ہے۔ منہ سے کھاتا کیوں ہے۔ زبان سے بولتا کیوں ہے۔ جاہل سے جاہل اس بات کو صریح ظلم سمجھتا ہے اگر ان باتوں پر سزا دیجائے وجہ کیا۔ یہی کہ یہ سب باتیں انسانی فطرت میں داخل ہیں۔ اس میں انسان مجبور ہے۔ اور لازماً اس سے وہ باتیں ظہور میں آئینگی انسان تو وہیں تک متکلف ہے۔ جہانتک کہ اس کی قدرت اور وسعت میں فطری قویٰ خدا نے دے رکھے ہیں۔ مثلاً آنکھ سے دیکھنا ایک فطری بات ہے مگر صرف اتنا انسان کی قدرت اور وسعت میں ہے کہ وہ اس سے محرم کو دیکھے اور غیر محرم کو نہ دیکھے۔ چنانچہ اسلامی شریعت نے انسان کو صرف اسی بات میں متکلف کیا اور حکم دیا کہ غیر محرم کو یا اور ایسی باتیں جن سے برا اثر پڑتا ہے ان کو نہ دیکھے اسی طرح کان کو صرف یہ حکم دیا کہ وہ اچھی باتیں سنے کیونکہ یہ اس کی قدرت میں ہے۔ زبان سے سچ اور اچھی باتیں بولے۔ جھوٹ اور بری باتوں سے پرہیز کرے کیوں کہ یہ اس کی قدرت اور وسعت میں ہے۔ غرضیکہ ہر معاملہ میں انسان کو وہیں تک متکلف کیا ہے جہانتک کہ اسکی طاقت اور وسعت میں ہے چنانچہ اس فلسفہ کو کیسی لطیف طرز میں فرمایا لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا لہا ما کسبت و علیہا ما اکتسبت یعنی اللہ نہیں متکلف کرتا کسی نفس کو مگر جہانتک اس کی وسعت ہے۔ اسی کے فائدے کے لیئے ہے جو کچھ کہ وہ نیک کام کرتا ہے اور اسی کے لیئے نقصان وہ ہے جو کچھ کہ وہ برے عمل کرتا ہے اس میں شریعت نے جہاں یہ زریں پُرحکمت قانون بتلایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو وہیں تک متکلف کیا ہے جہانتک کہ اسکی وسعت اور قدرت ہے وہاں یہ بھی بتلایا کہ شریعت جو قائم کی گئی ہے۔ یہ انسان کے اپنے فائدے کیلئے کیگئی ہے عیسائیوں کی طرح شریعت لعنت نہیں بلکہ رحمت ہے۔ کیونکہ اس پر چل کر انسان فائدہ اٹھاتا ہے اور اگر خلاف کریگا تو اس کا اپنا نقصان ہے۔ اور اس میں یہ بھی سچائی سے بھرا ہوا فلسفہ بتایا۔ کہ گناہ انسان خود کرتا ہے اسکی فطرت میں داخل نہیں۔ اور اس کا وبال بھی اُسی پر پڑتا ہے یہ نہیں کہ گناہ کوئی کرے اور پکڑا کوئی جاوے۔ اب اس کے خلاف عیسائیوں نے ایک عجیب ڈھکوسلا بنایا ہوا ہے کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا کہ جو چیز انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اُس پر انسان کو سزا دیجائے۔ کوئی انسان اسے نہیں مان سکتا کہ خدا معاذ اللہ اتنا بڑا ظالم ہے کہ وہ خود ہی تو ایک بات انسانی فطرت میں ڈالدے اور پھر جب انسان اپنی فطرت کے موافق کام کرے۔ تو اسے سزا دے ایسا دین کبھی خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ سچا دین وہی ہوتا ہے جو انسان کی فطرت کے مطابق ہو۔ بلکہ عین فطرت ہو کیونکہ فطرت خدا کا فعل ہے۔ اور خدا کی کتاب جو دین پیش کرتی ہے وہ خدا کا قول ہے تو قول اور فعل میں تطبیق نہایت ضروری ہے۔ سچا دین وہی ہے جو انسانی فطرت کا لحاظ رکھے چنانچہ قرآن مجید نے دین اسلام کی نسبت فرمایا۔ کہ فاقم وجہک للدین حنیفاً ؕ فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ؕ ذٰلک الدین القیم ؕ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ ترجمہ۔ پس قائم کر اپنا منہ دین کے لیئے اعتدال پر اللہ کی فطرت جس پر اللہ نے انسان کی بناوٹ بنائی اللہ کی تجویز کردہ پیدائش میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہی سیدھا اور پکا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اب دیکھو یہاں صاف صاف بتلا دیا۔ کہ چونکہ جو فطرت اللہ نے بنا دی ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی اسلیئے دین اسلام عین فطرت کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اور یہی اس کے سچے اور محکم ہونیکی دلیل ہے۔

اصل میں عیسائیوں نے یہ ڈھکوسلا اسلیئے گھڑا تھا۔ کہ کسی طرح یہ ثابت ہو جائے۔ کہ ساری دنیا گناہگار ہے صرف ایک یسوع بیگناہ ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور بوجہ بیگناہ ہونے کے وہ صلیب پر چڑھکے کفارہ ہوا۔ اول تو کسی بیگناہ کا گنہگار کے بدلے پھانسی پانا ایسا بڑا ظلم ہے۔ کہ انسانی فطرت اور عقل برداشت ہی نہیں کر سکتی اور پھر زید کی تکلیف کو دیکھکر عمر اگر اپنے سر کو پتھر سے پھوڑ کر مر جائے تو زید کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے اور واقعات نے بھی ایسا ہی ثابت کیا۔ کہ یسوع کے صلیب پر چڑھنے سے کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ عیسائی قوموں میں گناہ کے معدوم ہونے کے بجائے الٹے گناہ کی ترقی ہی ہوئی۔ اور آدم کے گناہ کی سزا بائبل میں جو مقرر ہوئی تھی۔ کہ مرد پیشانی کے پسینہ سے روٹی کمائیگا اور عورت دردِ زہ سے بچہ جنیگی۔ وہ اب تک خود عیسائیوں میں بھی باقی ہے خیر میرا مطلب یہاں کفارہ پر بحث کرنا نہیں ہے ہمارے مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے کفارہ کے رسالہ میں اسکی خوب زور سے تردید کر دی ہے اور اس باطل کا سر کچل دیا ہے ہاں تو اس ڈھکوسلے سے کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے۔ یسوع بھی گناہوں سے بری نہیں ہوتا بن باپ پیدا ہونا کوئی خوبی میں داخل نہیں یہ بھی محمد رسول اللہ صلعم کا عیسائیوں پر احسان ہے کہ کروڑوں مسلمانوں کو منوا دیا ہے کہ بن باپ ہی ولادت ہوئی تھی ورنہ کوئی کنواری لڑکی کیسی ہی عفیفہ کیوں نہ ہو حاملہ ہو جائے تو کبھی کوئی عیسائی جج بڑے سے بڑا راسخ الاعتقاد پادری بھی یہ فیصلہ نہ دیگا۔ کہ روح القدس سے حاملہ ہوئی ہے قرآن نے وامہ صدیقہ یعنی اسکی ماں صدیقہ تھی کہکر ہمیشہ کے لیئے کروڑہا مسلمانوں کو تسلیم کرا دیا۔ کہ اسکی ولادت جائز تھی۔ مگر آہ! اس ناقدر شناس قوم نے اُسی پیارے خدا کے برگزیدہ کو سب سے زیادہ گالیاں دیں جس نے اور **دنیا میں جس نے خدا سے خبر پا کر گواہی دی کیا دنیا میں محمد رسول اللہ صلعم کے سوا کوئی انسان ہے جس نے گواہی دی ہو کہ مسیح کی ولادت جائز تھی**۔ کیونکہ مریم کی عصمت کا حال صرف خدا کو معلوم تھا اور خدا سے خبر پا کر دنیا کے آگے گواہی دینے والے صرف آنحضرت صلعم ہی تھے مریدوں کی گواہی کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ مسیح کے دامن سے اس داغ کا مٹانیوالا وہی برگزیدہ تھا۔ جس کے عیسائی سب سے زیادہ دشمن ہیں کیا دنیا میں اس سے بڑھکر کوئی ناقدر شناسی اور احسان فراموشی کی مثال ہے

غرض! یسوع کا بن باپ ہونا کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ سچ پوچھو تو مریم اور یسوع کے لیئے ایک ابتلا تھا اور بڑا سخت ابتلا تھا۔ خدا نہ کرے۔ کوئی اس قسم کے ابتلا میں مبتلا ہو۔ یہ خیال باطل کہ اس طرح یسوع بیگناہ ثابت ہوتا ہے غلط ہے۔ بلکہ اس سے تو الٹا زیادہ گنہگار ثابت ہوتا ہے۔ اول تو خود بائبل میں ہی کتاب ایوب ۱۵ آیت ۱۴ میں لکھا ہے کہ جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ کیسے پاک ہو سکتا ہے پھر بائبل کے مطابق سب سے پہلا گناہ جو دنیا میں کیا وہ عورت نے کیا کیونکہ بائبل میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے جو بہکایا

تو حوا کو بہکایا۔ اور اس نے وہ ممنوع پھل پہلے خود کھایا اور پھر آدم کو کھلایا تو حوا نہ صرف سب سے پہلے گناہ کرنیوالی ہوئی بلکہ آدم کے مقابل میں وہ چند گناہ کرنیوالی ٹھہری آدم نے تو صرف ایک گناہ کیا کہ وہ پھل کھایا۔ مگر حوا نے دو گناہ کیئے ایک تو آپ کھایا دوسرے آدم کو کھلایا۔ لہذا آدم یعنی مرد کے گناہ کو اگر ۱- سے تعبیر کریں تو حوا یعنی عورت کے گناہ کو ۲- سے تعبیر کرنا پڑیگا۔ اب ظاہر ہے کہ مرد اور عورت کے مرکب نطفہ سے انسان بنتا ہے تو جو بچہ بنتا ہے تو مرد عورت کی فطرت سے حصہ لیتا ہے اور گناہ بھی عیسائیوں کے قول کے مطابق فطرت ہے تو بچہ میں ۱ (مرد) + ۲ (عورت) = ۳ گناہ فطرتاً داخل ہوا اگرچہ بچہ صرف عورت سے بنے جیسے یسوع پیدا ہوا تو جو حصہ مرد کے فطرت سے بچہ لیتا ہے اب وہ حصہ بھی عورت سے ہی حاصل ہوا۔ اسلیئے گناہ فطرتاً اس میں ۲ (عورت) + ۲ (عورت) = ۴ داخل ہوا گویا بنی نوع انسان میں جو گناہ کی فطرت بچوں میں ماں باپ کی طرف سے داخل ہوتی ہے اس کے لحاظ سے یسوع میں گناہ کی فطرت زیادہ داخل ہوئی۔

اب اس قاعدہ سے یسوع تو تمام بنی نوع انسان سے زیادہ گنہگار ثابت ہوا ما لھم بہ من علم ولا لآبائھم کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا نہ تو انکو اس بات کا علم ہے۔ اور نہ انکے باپ دادوں کو تھا۔ بڑی سخت بات ہے۔ جو انکے مونہوں سے نکلتی ہے نرا جھوٹ ہی بکتے ہیں غرض یہ ڈھکوسلا کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے انکو خود ملزم ٹھہراتا ہے اب دیکھو قرآن کریم نے اس مسئلہ کو کیسی خوبی اور عمدگی سے حل کر دیا ہے کہ انسان فطرتاً گنہگار نہیں مفصل ذکر اوپر گذر چکا ہے بطریق اجمال یاددہانی کے لیئے پھر ذکر کرتا ہوں

(۱) لا تبدیل لخلق اللہ فرما کر بتلایا کہ جو فطرتی بناوٹ خدا نے بنائی ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی لہذا مذہب ایسا نہ ہونا چاہیئے جو فطرت کے خلاف ہو۔ بلکہ مذہب کو فطرۃ کے مطابق ہونا چاہیئے۔

لہذا اسلام کی نسبت فرمایا

(۲) فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ اللہ کی فطرت جس پر انسان کو فطرتی طور سے بنایا ہے کیا معنی کہ پورا کمال مطابقت فطرت انسانی کے رکھنے کے اسلام گویا عین فطرت ہے جب اسلام بالکل فطرت انسانی کے مطابق ہے تو اس کے اوامر اور نواہی بھی عین فطرت کے مطابق ہونے چاہئیں اور انکا دائرہ انسانی وسعت اور طاقت کے اندر ہی ہونا چاہیئے لہذا فرمایا کہ

(۳) لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ اللہ کسی شخص کو مکلف نہیں کرتا۔ مگر جہاں تک اس کی وسعت ہو جو بات اس کی وسعت سے باہر ہو اسکے لیئے مکلف نہیں کرتا۔ گناہ اگر فطرت میں مرکوز تھا۔ تو اس سے بچنا انسان کی قدرت اور قدرت سے باہر تھا۔ پس گناہ سے بچنے کا حکم ہی نہ دیا جاتا مگر جب گناہ سے بچنے کا حکم دیا گیا تو معلوم ہوا کہ گناہ انسانی فطرت نہیں۔ چنانچہ اس کی زیادہ توضیح کے لیئے ساتھ ہی فرمایا۔ کہ

(۴) لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت اسی کے فائدہ کے لیئے جو کچھ وہ نیکی کماتا ہے اور اسی کا نقصان ہے۔ جو کچھ وہ بدی کماتا ہے کسب، اور اکتسب کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کی کوشش کرنا کمائی کرنا اس میں یہ بتلایا ہے کہ ان باتوں کا فاعل وہ شخص خود آپ ہے اور یہ سب خارجی چیزیں ہیں۔ ان میں سے خواہ کوئی نیکی کمالے اور خواہ کوئی بدی کمالے اور یہ سب کچھ اس کی وسعت اور قدرت کے اندر ہے ورنہ اللہ تعالے کبھی مکلف نہ کرتا۔

اب ان باتوں کی تائید میں ایک اور آیت بھی پیش کیجاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنی پیدائش میں یہی نہیں کہ گنہگار نہیں ہوتا بلکہ صالح ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کی نیکیوں اور ترقیوں کی صلاحیت اسکی روح میں ہوتی ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

(۵) فلما اثقلت دعوا اللہ ربھما لئن اتیتنا صالحا لنکونن من الشکرین ○ فلما اتٰھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما اتٰھما۔ پھر جب عورت حمل کیوجہ سے زیادہ بوجھل ہو جاتی ہے تو دونو (میاں بی بی) اللہ سے جو اُن دونوں کا رب ہے دعائیں مانگنے لگتے ہیں، کہ اگر ہمیں صالح اولاد دے تو ہم شکرگزار ہونگے (شکر کرنے سے عربی میں مقصد ہوتا ہے کہ جو چیز جس مقصد کے لیئے پیدا کی گئی ہے اسی میں اُسے لگانا چنانچہ دین کی اور نیکی کی تعلیم دینا شکرگزاری ہی کے ماتحت ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ○ یعنی جن اور انس کی پیدائش کا مقصد ہماری عبادت کرنا تھی) پھر جب ہم نے انکو صالح (بچہ) دیا تو اس میں جو اللہ نے انکو دیا تھا۔ اللہ کے شریک بنانے لگے یعنی دنیا کو شریک بنایا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے اللہ تعالے جو بچہ عنایت فرماتا ہے وہ صالح ہوتا ہے۔ اور اس کی روح میں ہر قسم کی صلاحیت نیکی اور ترقی کی ہوتی ہے چنانچہ اس کی تائید حضرت رسول مقبول صلعم کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام فابواہ یھودانہ او یمجسانہ او ینصرانہ۔ یعنی ہر ایک بچہ اسلام پر جو عین فطرت ہے پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ اس کے والدین ہوتے ہیں جو اسے یہودی یا مجوسی یا عیسائی بناتے ہیں۔ یعنے جس کے گھر میں پیدا ہوتا ہے اسی کا مذہب اختیار کر لیتا ہے۔ ورنہ اس کی پیدائش تو اسلام یعنے فطرت پر ہی ہوتی ہے اور اسلام کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کو بلیٰ من اسلم وجھہ للہ فھو محسن۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو اپنے منہ کو اللہ کے لیئے رکھ دے اور پھر نیکی کرنیوالا ہو۔ اور خدا کو اس طرح سمجھے۔ گویا یہ اسکو دیکھ رہا ہے۔ یا وہ اسے دیکھ رہا ہے پس اسلام تو عین فطرت ہے یہ والدین کا اثر ہے جو انہیں غلط راہوں پر ڈالتا ہے مگر کیا اس عذر پر انسان چھٹ سکتا ہے کہ یہ سب میرے والدین کا قصور ہے ہرگز نہیں۔ چنانچہ فرمایا

(۶) واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلیٰ شھدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ھذا غافلین ○ او تقولوا انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون ○ وکذلک نفصل الایات ولعلھم یرجعون ○ ترجمہ۔ جب لیا تیرے رب نے آدم کے بیٹوں سے انکی پیٹھوں سے انکی نسلوں کو اور خود انکو گواہ ٹھہرایا اپنے نفسوں پر۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں تو ہمارا رب ہے۔ ہم گواہ ہیں اور یہ اس لیئے کہ تم قیامت کے دن نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے بیخبر رہے یا کہنے لگو کہ ہمارے بڑے پہلے سے شرک کرتے تھے اور ہم انکے بعد انکی اولاد تھے تو کیا ہمیں ان باطل پر چلنے والوں کے کاموں کے بدلے میں ہلاک کرتا ہے۔ اور اسی طرح ہم نشانوں کو کھول کر دکھاتے ہیں۔ اور یا یہ کہ رجوع کریں مطلب یہ کہ جب تیرا رب بنی آدم کے اولاد پیدا کرتا ہے۔ تو اس کو خود اپنے نفس پر گواہ ٹھہراتا ہے کہ وہ اپنا رب آپ نہیں مخلوق ہے اور دوسرے کی ربوبیت سے وہ موجودہ حالت پر پہنچا ہے۔ ہر ایک انسان اپنے نفس کے اندر غور کر سکتا ہے۔ اور سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہ اپنا رب آپ نہیں۔ صاحب عقل و تمیز ہونیکے بعد بھی اس کو یہ علم نہیں ہوتا کہ کھانا جو اندر جاتا ہے وہ کس طرح ہضم ہوتا اور جسم کی پرورش کرتا ہے اور کس طرح روز خود اسی کے جسم میں ایک نیا جسم بنتا اور پرانا ہلاک ہوتا چلا جاتا ہے غرض اسکا ذرہ ذرہ ایک عظیم الشان ربوبیت کے نیچے زندہ اور قائم ہے اور خود انکا اس میں دخل نہیں۔ بلکہ تفصیلی علم بھی نہیں۔

بس انسان کو ماننا پڑتا ہے۔ کہ وہ اپنا رب آپ نہیں بلکہ ایک اور ہی ہستی ہے جس کی صفت ربوبیت کا یہ ان محتاج ہے۔ غرض خود انسان اپنے اوپر آپ گواہ ہے وہ ایک رب رکھتا ہے۔ اسلیئے ہے کہ جزا سزا کے دن کوئی یہ نہ کہے۔ کہ ہم تو عیسائیوں یا مشنریوں کے گھر پیدا ہوئے ہیں آپ کی ہستی کی یا توحید کی خبر ہی نہیں۔ یا باپ دادوں کو شرک کرتے ہوئے پایا۔ ہم بھی وہی کرنے لگے فرمایا جنکے خود تمہارا وجود ہی تمہارے نفس پر گواہ رکھدیا ہے۔ کہ خدا ہو اور وہ ایک ہے۔ پھر بہیں شک نہیں۔ بلکہ ہم اس کی تکمیلیئے اور تمہارے خدا کی طرف رجوع کرنیکے لیئے بڑے بڑے نشانات تفصیل سے دکہایا کرتے ہیں۔ نشانات سے مراد انبیاء ہیں اور وہ خوارق اور معجزات ہیں جو ان کے ہاتہوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔ ان آیات میں یہ بہی صاف طور پر ظاہر ہوگیا کہ خود اللہ تعالے نے اس بات کو جائز نہیں رکہا۔ کہ باپ دادوں کے گناہ کیوجہ سے اولاد پکڑی جائے دوسرے فرمایا کہ فطرت تو فطرۃً اسلام پر ہوتا ہے یعنی اپنے رب کے حضور اظہار عبودیت کرتا ہے نہ کہ سرکش اور گنہگار ہوتا ہے۔ یہاں ساتھ ہی یہ بات بہی صاف ہوگئی۔ کہ اگر آدم کو عیسائیوں کے قول کے مطابق گنہگار بہی مان لیا جائے تب بہی اسلام کے مطابق آدم کے گناہ سے آدم کی اولاد نہیں پکڑی جاسکتی کیونکہ باپ دادوں کے گناہ سے اولاد کو پکڑنا اللہ تعالے نے جائز نہیں رکہا۔ پہر قرآن مجید نے آدم کو گناہ سے بہی بری ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ وہ بہی عرض کیا جاتا ہے۔

(۱) قرآن کریم گناہ کی سزا کے متعلق ایک جگہ آتا ہے جزاء بما کسبت نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ یعنی بدلہ اسکا جو ان دونوں نے کمائی کی تعزیر (مقرر کردہ) اللہ کی طرف سے اور اللہ عزیز اور حکیم ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں ہیں جن کے ماتحت انسان کو احکام ملتے ہیں اور انہی کی صفتوں کے ماتحت وہ عذاب یا تکلیف کا مورد ہوتا ہے۔ جو ان احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہوتا ہے وہ دو صفتیں ہیں عزیز اور حکیم عزیز کے معنے ہیں جو عزت اور سب پر غالب ہو کیونکہ اللہ تعالے عزیز ہے اس لیئے جو شخص عزیز کا حکم نہیں مانتا۔ تو ضرور ہے کہ وہ اسے سزا دے جس طرح کوئی اگر حاکم کا حکم نہ مانے تو وہ حاکم اپنے حکم کی خلاف ورزی کیوجہ سے اُسے سزا دیگا اسی طرح عزیز صفت کا تقاضا بہی کہ اسکا حکم مانا جائے کیونکہ وہ صاحب عزت و غلبہ ہے اسکا حکم نہ ماننے سے اس کی اس صفت کی توہین ہے اسلیئے اسکی ناراضگی اور خفگی اور سزا وار ہوگی۔ اب دوسری صفت ہے حکیم حکیم کے معنے ہیں حکمت والا حکیم جو بات کہتا ہے۔ اس میں حکمت ہوتی ہے اور اگر کوئی اُس کے خلاف کرے تو تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی طبیب اگر کسی کو کہے کہ سنکہیا نہ کہانا ہلاک ہو جاؤگے اگر کوئی شخص کہالے تو وہ ہلاک ہو جائیگا اب اس شخص کے سنکہیا کہالینے سے طبیب کا کوئی حرج نہیں ہوا اور نہ طبیب نے کوئی سزا دی مگر اس بات نہ ماننے کا نتیجہ خود اپنی ذات ہی میں ہلاکت رکہتا تہا۔ اس حالت میں طبیب ناراض نہیں۔ بلکہ متاسف ہوگا اور غالباً ہمدردی کریگا۔ اسی طرح خدا کی حکیم صفت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جب کوئی اسکا کہنا نہ مانے تو وہ اس ممنوع فعل کے کرنے ہی میں نقصان اٹہادے۔ اس صفت کے ماتحت اس فعل کے کرنے پر خدا کی طرف سے سزا نہیں ملتی بلکہ خود اس فعل کا نتیجہ ہی تکلیف ہوتا ہے یہ بہی یاد رکہنا چاہئیے کہ عزیز صفت کے ماتحت سزا دینے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ حکم کی خلاف ورزی ارادتاً کی گئی ہو۔ اس میں ارادہ ضروری ہے اگر سہواً بلا ارادہ حکم کی خلاف ورزی ہو جائے۔ تو وہ قابل مواخذہ نہیں ہوتا۔ مگر حکیم صفت کے ماتحت یہ ضروری نہیں کہ اس فعل میں ارادہ بہی ہو۔ بلکہ اگر وہ بلا ارادہ بہی کوئی فعل حکیم کے کہنے کے خلاف کر بیٹھیگا۔ تو تکلیف اٹہائیگا مثلاً دہوکہ سے اگر کوئی سنکہیا کہا جائے تو وہ ہلاک ہو جائیگا۔

ایک اور بات بہی یاد رکہنا چاہیئے کہ گناہ کے ارتکاب میں ارادہ کا شامل ہونا ضروری ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ فرض کرو کہ ایک شخص نے شراب پی۔ اب اللہ تعالیٰ کی عزیز حکیم صفات کے ماتحت شراب ممنوع تہی تو اس شخص پر ایک تو حکیم صفت کے ماتحت خود شراب کا زہریلا اثر پڑیگا۔ دوسرے عزیز صفت کے ماتحت خدا کے حکم کی خلاف ورزی کی سزا بہی دیجائیگی۔ اور خدا ناراض ہوگا۔ یہاں دونوں صفات کے ماتحت وہ گرفتار عذاب ہوا اور اس طرح بالارادہ شراب پینے کا نام گناہ ہوا۔ اب اگر کوئی شخص کسی انگریزی شربت کے دہوکہ میں شراب پی جائے تو اب اسکا نام گناہ نہ ہوگا کیونکہ ارادہ نہ تہا۔ دوسرے اسے عزیز صفت کے ماتحت سزا نہ ملیگی اور خدا ناراض نہ ہوگا۔ کیونکہ اس نے ارادتاً یہ فعل نہیں کیا جس میں حکم کی خلاف ورزی تہی مگر حکیم صفت کے ماتحت تکلیف اٹہانی پڑیگی۔ کیونکہ شراب سے روکنے میں یہ حکمت تہی۔ اس کے خلاف فعل سرزد ہوا جیسے شراب کے زہریلے اثر سے وہ ضرور متاثر ہوگا۔

غرض اسی طرح اللہ تعالے کے ہر ایک حکم میں دونوں صفتیں عزیز اور حکیم کی کام کرتی ہیں۔ اور جب کوئی ارادتاً حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے یعنی دوسرے لفظوں میں گناہ کرتا ہے تو دونوں صفتوں کے ماتحت سزا ملتی ہے۔ اور خدا اس سے ناراض ہوتا ہے مگر جب سہواً یا بلا ارادہ حکم کی خلاف ورزی ہو جاتی ہے تو اس میں عزیز صفت کی طرف سے سزا نہیں ملتی اور اللہ تعالیٰ ناراض نہیں ہوتا۔ مگر حکیم صفت کے ماتحت وہ اس فعل کے بُرے نتیجہ میں ضرور گرفتار ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے وہ فعل منع کیا گیا تہا۔ تاہم یہ گناہ نہیں ہوتا جیسا کہ اوپر ثابت ہوچکا۔ اب حضرت آدم کا معاملہ لو۔ انکو اللہ نے فرمایا تہا کہ لا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین۔ تم دونوں اس درخت کے نزدیک نہ جانا۔ ورنہ نقصان اٹہانیوالوں میں سے ہو جاؤگے یہاں اس حکم کی حکمت بہی تبلادی تہی۔ کہ اسکا پہل کہانیمیں تمہیں نقصان ہوگا۔ اس حکم کی آدم سے خلاف ورزی ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فعصی آدم ربہ فغوی۔ پس خلاف ورزی کی آدم نے اپنے رب کے حکم کی پس وہ تکلیف میں پڑ گیا۔ یہاں یہ معلوم ہوا کہ آدم سے حکم کی خلاف ورزی ہوئی۔ ابھی یہ نہیں معلوم کہ ارادتاً ہوئی یا بلا ارادہ مگر حکیم صفت کے ماتحت وہ تکلیف میں پڑ گیا کیونکہ حکیم صفت نے پہلے ہی تبلادیا تہا کہ خود اس فعل کا نتیجہ انکا اپنا نقصان ہے اب اللہ تعالیٰ حضرت آدم کی نسبت اسی معاملہ کے متعلق فرماتا ہے فنسی ولم نجد لہ عزما۔ پس وہ بہول گیا اور ہم نے اس میں ارادہ نہیں پایا۔ اب معاملہ بالکل صاف ہوگیا کہ یہ خلاف ورزی حکم کی بہولے سے ہوئی ارادہ سے نہیں ہوئی لہذا یہ گناہ بہی نہوا اور عزیز صفت کے ماتحت خدا کی طرف سے اسکی سزا بہی کوئی نہیں اور ناراضگی بہی نہیں کیونکہ ارادہ شامل نہیں۔ بلکہ جب حضرت آدم و حوا نے دعا کی کہ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنا نقصان کرلیا اور اگر تو نے اسکے برے نتیجہ سے ہماری حفاظت نہ کی اور ہمپر رحم نہ کیا۔ تو ہم ٹوٹا پانیوالوں میں سے ہو جاوینگے تو اس تکلیف سے نجات کی راہ تبلائی چنانچہ ارشاد ہوتا ہو قلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین۔ ہم نے کہا کہ یہاں سے دوسری جگہ چلے جاؤ۔ تم ایکدوسرے کے دشمن (یعنی تم شیطان کے دشمن اور شیطان تمہارا دشمن ہی) سلیئے ہوشیار رہنا اور شیطان کے دہوکہ میں پہر نہ آنا) اور تمہارے لیئے اس زمین میں (یعنی اس ملک میں جہاں تم رہتے ہو) رہنے کی جگہ اور زندگی کے ساز و سامان ہیں موت کے وقت تک۔ غرض اس طرح انکو نجات کی راہ تبلائی اور یکدفعہ ہی دعاؤں پر رحمت اور شفقت فرما کر انکےلیئے زندگی کے ساز و سامان بہی مہیا فرمائے۔ لہذا ثابت ہوگیا کہ آدم گنہگار نہ تہا اور یہی ہمارا مقصد تہا۔

راقم عاجز بشارت احمد عفی عنہ

امشاج

۵ع

حضرات! آپ صاحبون نے امشاج ع ۴ تک کے ملاحظہ سے اِتنا تو ضرور یقین کر لیا ہو گا۔ کہ قائلین قدرت کے آگے ماہرین نیچر کے پاس آج تک کوئی نیچر کی فہرست ایسی نہین ہے۔ جس کی رو سے وہ قائلین قدرت پر کوئی حجت قائم کر سکین بلکہ نیچر پرست قائلین قدرت کے سامنے ہنوز اپنی ساری فہرست ہونے کے سبب سے خود مسکت و ملزم ہو کر شرمندہ ہین۔ کیون کہ وہ روزانہ دیکھتے ہین کہ سائنس و حکمت کے اُصولات حرکات فلکی کے چکر مین تبدیل ہو کر ہر زمانہ مین عجوبہ نمائیان دکھلاتے ہین۔ اِسیوجہ سے طفلان سائنس کے قواعد و ضوابط ہمیشہ متروک الفال اور مختلف المال ہوا کرتے ہین۔

سبب اس کا یہ ہے کہ سائنس کی نظر اکثر اُمور کثیر الوقوع اور متواتر الظہور پر ہوا کرتی ہے۔ اور وہ اونہین باتون کو جو کہ کثیر الوقوع اور متواتر الظہور ہین۔ نیچر یا قانون قدرت مانے ہوئے ہین۔ لیکن عقلمندون اور خدا شناسون کے نزدیک یہ اون کا فرزانہ خیال ہے کہ امور نادر الوقوع کو بمقابل کثیر الوقوع کے نہایت مشتبہ بلکہ باطل و واقعات تسلیم کئے ہوئے ہین۔ فرزندان نیچر آنکھین کھولین اور اپنے بزرگون کو دیکھین کہ خود افلاطون اور ارسطو کو بہت سے تجربون کے بعد نادر الوقوع کے انکار سے بیراً قدرت کا اقرار کرنا پڑا۔ اور ان کو بالاتفاق اس امر کو ماننا پڑا۔ کہ حادث چیزون کی مبادی آسمانون کی حرکتین اور ان کی مختلف گردشین ہین۔ اسی جہت سے علوی و سفلی چیزون کے حکم اور حال مختلف اور نرالے ہوا کرتے ہین لیکن حال کے سائنس کا خیال ہے کہ وہ ان بزرگون کے بھی مخالف ہو کر نادر الوقوع اور وجود خارجی کا قطعی منکر و دشمن ہو گیا اور وہ اپنے مذہب کے موافق انہین چیزون کو مانتا ہے۔ جو اس کو حواس خمسہ سے محسوس ہون اور جو اس احساس سے خارج ہو وہ اون کے تسلیم کرنے سے عاجز و حیران ہے۔ چنانچہ جب ہم طفلان سائنس کے اس اصول مجربہ کو ٹھہرا کر روشنی کی حقیقت دریافت کرتے ہین۔ تو اون کو اپنے مذہب سے گریز کر کے ایک وجود نادیدنی کو خواہی نخواہی ماننا پڑتا ہے جس کا نام وہ ایتھر بتاتے ہین اب مین پوچھتا ہون کہ اس مادہ اثریہ (ایتھر) کو آپنے خلاف اصول کیون کر تسلیم کر لیا۔ جبکہ نہ وہ آنکھ سے دکھائی دیتا ہے نہ ہاتھ سے چھوا جاتا ہے۔ گویا مائیکرا سکوپ اور اصطرلاب وغیرہ اس کے مشاہدہ اور معاینہ سے عاجز و قاصر ہین۔ تو اس سوال کا جواب بجز ہٹ دہرمی کے اور کوئی تیز تر نظر نہین آتا۔

اسی طرح اون کے اصول کے موافق ہم دریافت کرتے ہین کہ [illegible] کو اعضا [illegible] کے وجود کے کیون قائل ہو۔

کیون کہ اس کا وجود بھی تو حس مشترک سے محسوس نہین ہوتا اسی طرح بہ قاعدہ سائنس حال جب کہ شکیتہ پر تمام چیزین وا اثر دن مرتسم ہوتی ہین تو اس کا کیا جواب ہے کہ عقل اون کو سیدھ کیون دیکھتی ہے۔ صاحبان دیکھا آپ نے کہ سائنس کی عقل کیسی کوتاہ اور طفلانہ ثابت ہوئی۔ جبھی تو عقلاء علماء کے نزدیک اوس کی رائے پر بھروسہ کرنا بے وقوفی مین داخل ہے۔

اب ہم پھر اپنے مدعا پر واپس آ کر پاسخ گذار ہین کہ یہ بڑی نادانی کی بات ہے کہ جو یہ وہم کیا جاوے کہ مرد و عورت دونون کا نطفہ خاصیت مین مختلف المزاج ہے پھر کیون کر ہو سکتا ہے کہ کسی ایک نطفہ سے تخلیق جنین ہو سکے تو جواب اس کا بہت صاف ہے یعنے یہ کہ جب یون تسلیم کر لیا گیا کہ باپ کا نطفہ رحم مین بجز تاثیر امتزاج کے اور کسی کام کا نہین ہوتا اور اس سے مولود کے جسم کا کوئی حصہ نہین بنتا تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک صرف ایک ہی نطفہ مین تاثیر اعتدال کا پیدا کرنا کوئی امر محال نہین جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ ہوا کا پانی اور پانی کی ہوا بن جاتی ہے اب غور فرمائے کہ ہوا جس کا مزاج گرم تر ہے پانی کیون کر بن گیا جس کا مزاج سرد تر ہے پھر جس طرح خاصیت مین تبادلہ ہو گیا اسی طرح تو قوتون مین مخاصمہ ہو گیا پھر پانی سے مٹی اور مٹی سے پانی کیون کر بن جاتا ہے جیسا کہ ارباب کیمیا اجزائے عرضیہ کو چند ادویہ کے ساتھ مختلط کر کے پانی بنا لیتے ہین پس اس حیرت افزا امر پر بھی غور کرنے کا مقام ہے کہ پانی بنا لیتے ہین پس اس حیرت افزا امر پر بھی غور کرنے کا مقام ہے کہ پانی سے مٹی جس کا مزاج سرد خشک ہو کیون کر بن گئی۔ صاحبو! جب تم اس مذکور الذکر کے حقیقی طور پر قائل ہو تو ابن مریم کی پیدائش مین تم کو کیون استعجاب ہے۔ قرآن کریم نے صاف بیان فرما دیا کہ ہم نے تمام اشیاء موجودہ کو صرف پانی سے پیدا کیا ہے جس کا ایک حکیم بلیطلی کو بھی اقبال ہے کہ تمام شے پانی سے بن سکتی ہین جب یہی بات ہے۔ تو اب کسی کو ابن مریم کی پیدائش پر مجال انکار نہین ہو سکتا پس طفلان سائنس کو خیال کرنا چاہیئے کہ نفوس بسبب اختلاف جواہر کے مختلف ہین اور بعض اون سے نورانی ہین کہ اونکو عالم ارواح سے اطلاع ہوتی ہے اور بہ سبب فیض عالم ارواح کی امور عجیبہ کا استفادہ کرتے ہین جیسا کہ آنے والے مسیح موعود علیہ السلام سے ظہور پذیر ہوئی اور بعض اون سے کدر اور مبتلائے شہوات جسمانی ہوتے ہین اون کو عالم قدس کی کچھ خبر نہین ہوتی جیسا کہ دجال لیکھرام ہوا چنانچہ جب وہ زندہ تھا تو مسیح موعود کی روحانی بارش سے نہایت مستعجل ہو کر اپنی بد زبانی کی خرگاہ مین بجھا آگ صدائین سنایا کرتا تھا اور وہ نہین جانتا کہ انبیاء علیہم السلام پیشوائے خلق ہوا کرتے ہین اور ان کو طرح طرح کے فضائل عنایت ہوتے ہین تا خلق ان کی اقتدا کرے اور انکو معجزات بھی عطا ہوئے ہین جس سے تمام مخلوق بھی انکی اطاعت کرے اہل سائنس ملاحظہ فرماوین کہ

ان کے نزدیک یقیناً سنکھیا کا کام مار ڈالنے کا ہے لیکن بہا شیے دیا نند ۲ تولہ سنکھیا ڈکار گئے اور بہت جی پھر بھی نہ مرے جیسے سنڈے مسنڈے تھے ویسے ہی ہٹے کٹے رہے اور لیکھرام صرف ان الفاظ سے کہ۔ بترس از تیغ بُرّان محمدؐ۔ قتل ہو جاوے کیا قبل اس واقع کے سائنس اس حادثہ کو تسلیم کر لیتی تھا ہرگز نہین ہرگز نہین اور کیا اب تڑپتے ہوئے نشان سے انکار کر سکتی ہے ہرگز ہرگز نہین پس جب ہم اس حکیم مطلق کی اور اور سو الوقع اور محلات پر نئی نئی قدرتین دیکھتے ہین تو کیا مریم مین قوت فاعلی اور انفعالی دونون پیدا کر دینا اس قادر اکبر کے نزدیک بعید اور محال ہے ہرگز نہین ہرگز نہین۔ بغیر باپ کے تخلیق اولاد کے موقوعات ہر مذہب و زمانہ مین ظہور پذیر ہوتے رہے خود یونانی جو اپنے آپ کو ابن العقل جانتے تھے افلاطون کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کے قائل رہے اور انہون نے اس کو بعینہ حضرت مسیح کیطرح پیدا ہوتے اور بڑھتے دیکھا پھر کیون مرتبہ فرقہ جوزردشت سے نلاسفر کا مطیع تھا وہ بھی اس بات کا عینی شاہد ہے کہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا ہونا امور تعجبات سے نہین ہے جیسا کہ وہ ریباش اور میشر اور نیانہ غیرہ کی پیدائش کو بغیر مرد کے صرف کیومرث کی خونی حدت سے پیدا ہونا مانتے ہین یا در ہے بہت سے مورخون نے بہت سے مولود کا بغیر باپ کے پیدا ہونا لکھا ہے چنانچہ اشقوبی کے تین بیٹے بغیر صحبت مرد کے پیدا ہوئے اسی طرح مسٹر کاکران صاحب اپنی کتاب تاریخ چین مین لکھتے ہین کہ ولادت مسیح سے تخمیناً چھ سو برس آگے ایک عورت شعاع آفتاب سے حاملہ ہوئی اور سفید بالون والا لڑکا جنی جس کا نام حکیم لاؤزی تھا اہل چین اسکی آج تک اس عجوبہ پیدائش کیوجہ سے عیسائیون کی مانند پرستش کرتے ہین۔ اسی طرح بتیوائس ارامی جو لائن ارامی کی بہن تھی لڑکا ہوا وہ قدرت کاملہ ہی کی تو حکمت تھی۔ ورنہ کیا سائنس کے اصول سے اس کے لڑکا ہو سکتا تھا پھر یوحنا مسیح کے حواری کو ہی ملاحظہ کیجئے کہ وہ خلاف نیچر پیدا ہوا کیونکہ نہ اوس کے باپ کے نطفہ مین کیڑے تھے اور نہ ماں کے نطفہ مین بیضے تھے پھر یہ حضرت کیونکر ہو پڑے بجز قدرت کے اور کیا کہا جا سکتا ہے چنانچہ آریون مین وید اون کے گمان مین عمر رسیدہ ہے وہ سورج بنسیون اور چندر بنسیون کو پیدا ہونا بتاتا ہے۔ رگوید مین لکھا ہے کہ ایک برہم آتمارشی کی بیٹی فقط اندر یونی دیوتا کی توجہ ہی سے حاملہ ہو گئی۔ ایسا ہی بہت سے مقامون مین لکھا ہے کہ سورج اور چندرماں سے بھلے مانس آریون کی پاکدامن کنواری کنیاؤن کو حمل ہوتا رہا اب ان تمام اخبارونکو یک قلم مردود اور باطل خیال کر کے انکو پایۂ اعتبار ساقط کر دینا عقلمندون اور حکیمون کا فعل نہین یہ پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ ان تمام مذاہب کی شہادتون پر پانی پھیر دیا جائے اور اپنی رائے عالی کو پیش کیا جاوے مگر عاقلون کے نزدیک یہ سب واقعات نادر الوقوع ہونے کے باعث رد و باطل نہین ہو سکتے۔ بھائیو! میری نظر سے کسی کتاب مین گذرا ہے کہ کوئی فلاسفر خوردبین سے پانی کی ایک بوند دیکھ رہا تھا اس نے سو سے زیادہ اس بوند مین جاندار بمشکل شمار کئے باقی کو احاطہ قیاس نہ کر سکا۔ پھر دوستو! خیال کرو کہ زمین کے گرداگرد

امشاج

۵ع

حضرات! آپ صاحبون نے امشاج ۴ع تک کے ملاحظہ سے اِتنا تو ضرور یقین کر لیا ہوگا۔ کہ قائلین قدرت کے آگے ماہرین نیچر کے پاس آج تک کوئی نیچر کی فہرست ایسی نہین ہے۔ جس کی رو سے وہ قائلین قدرت پر کوئی حجت قائم کر سکین بلکہ نیچر پرست قائلین قدرت کے سامنے ہنوز اپنی سادی فہرست ہونے کے سبب سے خود ساکت و ملزم ہو کر شرمندہ ہین۔ کیون کہ وہ روزانہ دیکھتے ہین کہ سائنس و حکمت کے اصولات حرکات فلکی کے چکر مین تبدیل ہو کر ہر زمانہ مین عجوبہ نمائیان دکھلاتے ہین۔ اسی وجہ سے طفلان سائنس کے قواعد و ضوابط ہمیشہ متروک الفال اور مختلف المال ہوا کرتے ہین۔

سبب اس کا یہ ہے کہ سائنس کی نظر اکثر امور کثیر الوقوع اور متواتر الظہور پر ہوا کرتی ہے۔ اور وہ اونہین باتون کو جو کہ کثیر الوقوع اور متواتر الظہور ہین۔ نیچر یا قانون قدرت مانے ہوئے ہین۔ لیکن عقلمندون اور خدا شناسون کے نزدیک یہ اون کا فرزانہ خیال ہے کہ امور نادر الوقوع کو بمقابل کثیر الوقوع کے نہایت مشتبہ بلکہ باطل و افسانہ تسلیم کئے ہوئے ہین۔ فرزندان نیچر آنکھین کھولین اور اپنے بزرگون کو دیکھین کہ خود افلاطون اور ارسطو کو بہت سے تجربون کے بعد نادر الوقوع کے انکار سے جبراً قدرت کا اقرار کرنا پڑا۔ اور ان کو بالاتفاق اس امر کو ماننا پڑا۔ کہ حادث چیزون کی مبادی آسمانون کی حرکتین اور ان کی مختلف گردشین ہین۔ اسی جہت سے علوی و سفلی چیزون کے حکم اور حال مختلف اور نرالے ہوا کرتے ہین لیکن حال کے سائنس کا یہ حال ہے کہ وہ ان بزرگون کے بھی مخالف ہو کر نادر الوقوع اور وجود خارجی کا قطعی منکر و دشمن ہو گیا اور وہ اپنے مذہب کے موافق انہین چیزون کو مانتا ہے۔ جو اس کو حواس خمسہ سے محسوس ہون اور جو اس احساس سے خارج ہو وہ اون کے تسلیم کرنے سے عاجز و حیران ہے۔ چنانچہ جب ہم طفلان سائنس کے اس اصول مجربہ کو ٹھہرا کر روشنی کی حقیقت دریافت کرتے ہین۔ تو اون کو اپنے مذہب سے گریز کر کے ایک وجود نادیدنی کو خواہی نخواہی ماننا پڑتا ہے جس کا نام وہ ایتھر بتاتے ہین اب مین پوچھتا ہون کہ اس مادہ اثیریہ (ایتھر) کو آپنے خلاف اصول کیون کر تسلیم کر لیا۔ جبکہ نہ وہ آنکھ سے دکھائی دیتا ہے نہ ہاتھ سے چھوا جاتا ہے۔ گویا مائیکرو اسکوپ اور اصطرلاب دونون اس کے مشاہدہ اور معاینہ سے عاجز و قاصر ہین۔ تو اس سوال کا جواب بجز ہٹ دھرمی کے اور کوئی تیز تر نظر نہین آتا۔

اسی طرح اون کے اصول کے موافق ہم دریافت کرتے ہین کہ موت و حیات کیا چیز ہے تم اس کے وجود کے کیون قائل ہو۔ کیون کہ اس کا وجود بھی تو حس مشترک سے محسوس نہین ہوتا اسی طرح بہ قاعدہ سائنس حال جب کہ شبکیہ پر تمام چیزین وارڈون مرتسم ہوتی ہین تو اس کا کیا جواب ہے کہ عقل اون کو سیدھا کیون دیکھتی ہے۔ صاحبان دیکھا آپ نے کہ سائنس کی عقل کیسی کوتاہ اور طفلانہ ثابت ہوئی۔ یہی تو عقلاء و علماء کے نزدیک اوس کی رائے پر بھروسہ کرنا بے وقوفی مین داخل ہے۔

اب ہم پھر اپنے مدعا پر واپس آ کر پاسخ گداز ہین کہ یہ بڑی نادانی کی بات ہے کہ جو یہ وہم کیا جاوے کہ مرد و عورت دونون کا نطفہ خاصیت مین مختلف المزاج ہے پس کیون کر ہو سکتا ہے کہ کسی ایک نطفہ سے تخلیق جنین ہو سکے تو جواب اس کا بہت صاف ہے یعنے یہ کہ جب یون تسلیم کر لیا گیا کہ باپ کا نطفہ رحم مین بجز تاثیر امتزاج کے اور کسی کام کا نہین ہوتا اور اس سے مولود کے جسم کا کوئی حصہ نہین بنتا تو اللہ تعالے کے نزدیک صرف ایک ہی نطفہ مین تاثیر اعتدال کا پیدا کرنا کوئی امر محال نہین جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ ہوا کا پانی اور پانی کی ہوا بن جاتی ہے اب غور فرمائیے کہ ہوا جس کا مزاج گرم تر ہے پانی کیون کر بن گیا جس کا مزاج سرد تر ہے پھر جس طرح خاصیت مین تبادلہ ہو گیا اسی طرح تو تون مین مناصمہ ہو گیا پھر پانی سے مٹی اور مٹی سے پانی کیون کر بن جاتا ہے جیسا کہ ارباب کیمیا اجزائے عرلیفہ کو چند ادویہ کے ساتھ مختلط کر کے پانی بنا لیتے ہین پس اس حیرت افزا امر پر بھی غور کرنے کا مقام ہے کہ پانی بنا لیتے ہین پس اس حیرت افزا امر پر بھی غور کرنے کا مقام ہے کہ پانی سے مٹی جس کا مزاج سرد خشک ہو کیون کر بن گئی۔ صاحبو! جب تم اس مذکور الذکر کے حقیقی طور پر قائل ہو تو ابن مریم کی پیدائش مین تم کو کیون استعجاب ہے۔ قرآن کریم نے صاف بیان فرمایا کہ ہم نے تمام اشیاء موجودہ کو صرف پانی سے پیدا کیا ہے جس کا ایک حکیم ملیطی کو بھی اقبال ہے کہ تمام شے پانی سے بن سکتی ہین۔ جب یہی بات ہے۔ تو اب کسی کو ابن مریم کی پیدائش پر مجال انکار نہین ہو سکتا پس طفلان سائنس کو خیال کرنا چاہئے کہ نفوس بسبب اختلاف جواہر کے مختلف ہین اور بعض اون سے نورانی ہین کہ اونکو عالم ارواح سے اطلاع ہوتی ہے اور بسبب فیض عالم ارواح کی امور عجیبہ کا استفادہ کرتے ہین جیسا کہ آنے والے مسیح موعود علیہ السلام سے ظہور پذیر ہوئی اور بعض اون سے کہ ادور مبتلائے شہوات جسمانی ہوتے ہین اون کو عالم قدس کی کچھ خبر نہیں ہوتی جیسا کہ دجال لیکھرام ہوا چنانچہ جب وہ زندہ تھا تو مسیح موعود کی روحانی بارش سے نہایت مستعمل ہو کر اپنی بدزبانی کی خرگاہ مین بھی ایک صدائے سنایا کرتا تھا اور وہ نہین جانتا کہ انبیاء علیہم السلام پیشوائے خلق ہوا کرتے ہین اور ان کو طرح طرح کے فضائل عنایت ہوتے ہین تا خلق ان کی اقتدار کرے اور انکو معجزات بھی عطا ہوئے ہین جس سے تمام مخلوق بھی انکی اطاعت کرے اہل سائنس ملاحظہ فرماوین کہ ان کے نزدیک یقیناً سنکھیا کا کام مار ڈالنے کا ہے لیکن مہاتمے دیانند تو اُلٹا سنکھیا ڈکار گئے اور مہنت جی پھر بھی نہ مرے جیسے سنڈے مسنڈے تھے ویسے ہی ہٹے کٹے رہے اور لیکھرام صرف ان الفاظ سے کہ۔ تبرس از تیغ بُرّان محمدؐ۔ قتل ہو جاوے کیا قبل اس واقع کے سائنس اس حادثہ کو تسلیم کر لیتی ہر گز نہین ہر گز نہین اور کیا اب تڑپتے ہوئے نشان سے انکار کر سکتی ہے ہر گز ہر گز نہین پس جب ہم اس حکیم مطلق کی اور اور مواقع اور محلات پر نئی نئی قدرتین دیکھتے ہین تو کیا مریم مین قوت فاعلی اور انفعالی دونون پیدا کر دینا اس قادر اکبر کے نزدیک بعید اور محال ہو ہر گز نہین ہر گز نہین۔ بغیر باپ کے تخلیق اولاد کے وقوعات ہر مذہب و زمانہ مین ظہور پذیر ہوتے رہے خود یونانی جو اپنے آپ کو ابن العقل جانتے تھے افلاطون کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کے قائل رہے اور انہون نے اس کو بعینہ حضرت مسیح کی طرح پیدا ہوتے اور بڑھتے دیکھا پھر کیون مرتبہ فرقہ جوز روشت سے فلاسفر کا مطیع تھا وہ بھی اس بات کا عینی شاہد ہے کہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا ہونا امور تعجبات سے نہین ہے جیسا کہ وہ ریباش اور مشیر اور نیانہ وغیرہ کی پیدائش کو بغیر مرد کے صرف کیومرث کی خونی حدت سے پیدا ہونا مانتے ہین۔ اور بہت سے مورخون نے بہت سے مولود نکالے بغیر باپ کے پیدا ہونا لکھا ہے چنانچہ اشقوبی کے تین بیٹے بغیر صحبت مرد کے پیدا ہو کر اسی طرح مسٹر کاکرن صاحب اپنی کتاب تواریخ چین مین لکھتے ہین کہ ولادت مسیح سے تخمیناً چھ سو برس آگے ایک عورت شعاع آفتاب سے حاملہ ہوئی اور سفید بالون والا لڑکا جنی جس کا نام حکیم لاوزی تھا اہل چین اسکی آج تک اس عجوبہ پیدائش کی وجہ سے عیسائیون کی مانند پرستش کرتے ہین۔ اسی طرح جنیو اُس ارامی جو لاٹ ارامی کی بہن تھی لڑکا ہوا وہ قدرت کاملہ ہی کی تو حکمت تھی۔ ورنہ کیا سائنس کے اصول سے اس کے لڑکا ہو سکتا تھا پھر یوحنا مسیح کے حواری کو بھی ملاحظہ کیجئے کہ وہ خلاف نیچر پیدا ہوا کیونکہ نہ اوس کے باپ کے نطفہ مین کیڑے تھے اور نہ ماں کے نطفہ مین بیضے تھے پھر یہ حضرت کیونکر ہو پڑے بجز قدرت کے اور کیا کہا جا سکتا ہے چنانچہ آریون بن دیدہ اون کے گمان مین عمر رسیدہ ہے وہ سورج بنسیون اور چندر بنسیون کو پیدا ہونا بتاتا ہے۔ رگوید مین لکھا ہے کہ ایک ہرم آتمارشی کی بیٹی فقط اندر یونی دیوتا کی توجہ ہی سے حاملہ ہو گئی۔ ایسا ہی بہت سے مقامون مین لکھا ہے کہ سورج اور چندرماں سے بھلے مانس آریون کی پاکدامن کنواری کنیاؤن کو حمل ہوتا رہا اب ان تمام اخبارونکو یک قلم مردود اور باطل خیال کر کے انکو پایۂ اعتبار سے ساقط کر دینا عقلمندون اور حکیمون کا فعل نہین یہ پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ ان تمام مذاہب کی شہادتون پر پانی پھیر دیا جائے اور اپنی رائے عالی کو پیش کیا جاوے مگر عاقلون کے نزدیک یہ سب واقعات نادر الوقوع ہونے کے باعث رد و باطل نہین ہو سکتے۔ بھائیو! میری نظر سے کسی کتاب مین گذرا ہے کہ کوئی فلاسفر خوردبین سے پانی کی ایک بوند دیکھ رہا تھا اس نے سو سے زیادہ اس بوند مین جاندار شکل شمار کئے باقی کو احاطہ قیاس نہ کر سکا۔ پھر دوستو! خیال کرو کہ زمین کے گرداگرد

غضِ بصر

قرآن پاک ہر ایک مسلمان پر قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم کہہ کر یہ فرض ٹھہراتا ہے کہ نظر بازی سے بچے۔ اور اپنی نگاہ کو اپنے قابو میں رکھے اور ”ان اللہ خبیر بما یصنعون“ (خدا جانتا ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو) کے صحیح اعلان کو ملحوظ رکھ کر کسی عورت پر کبھی للچائی ہوئی نظر نہ ڈالے۔ اس حکم کی تعمیل کرنے والے زمان نبوی میں سینکڑوں تھے۔ فتح بیت المقدس کے حال میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق جب فتح بیت المقدس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسجد کی بنیاد و دن پر مسجد کی بنیاد رکھنے گئے (دیکھیں کہ اس جگہ اس وقت سنڈاس کا ڈھیر لگا ہوا تھا) تو دوکاندار عورتوں نے جو روما سلطنت کی وجہ سے بکثرت دوکانوں پر جلوہ آرا ہوتی تھیں۔ نئے فاتح اور اس کی فوج کے لئے اپنی دوکانوں کو خوب آراستہ کیا۔ اور اپنا بناؤ سنگار بھی بہت تکلف سے کیا۔

امیر المومنین کے ساتھ ہزاروں مجاہدین شہر میں گذر اور آئے تھے۔ لیکن جب اپنے کیمپ میں واپس آئے۔ تو ان میں سے سینکڑوں ایسے تھے جو نہ بتلا سکتے تھے کہ شہر اینٹ کا بنا ہوا ہے یا پتھر کا۔ (وطن)

پنجاب کی آبادی

اہل اسلام کی تعداد ایک کروڑ ۲۲ ½ لاکھ - علی طہ برجوں کی نسل رہی ہے۔ اور اب وہ آبادی کا نصف حصہ سے زیادہ ہیں۔ ہندوؤں کی تعداد ۵ الاکھ کی تخفیف کے بعد ساٹھ ۷۰ لاکھ رہ گئی ہے اور سکھوں کی تعداد بقدر ۱۲ لاکھ کے بڑھ کر تیس لاکھ کے قریب پہونچ گئی ہے عیسائیوں کی تعداد سب سے زیادہ بڑھی ہے۔ اور بمقابلہ دس سال گذشتہ کے اب تگنی یعنے ۲ لاکھ پائی جاتی ہے۔

ایک مولوی نے مسلمان کو عیسائی بنا دیا

ایک صاحب پونچھ سے اپنی سرگذشت لکھتے ہیں۔ کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے جب میں نے سنا کہ مردے زندہ کرنا۔ حضرت عیسیٰ سے خاص ہے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے میں قرآن مجید سے ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے کوئی مردہ زندہ کیا ہو اور ساتھ یہ بھی سنا۔ کہ آپ اب تک زندہ آسمان میں موجود ہیں۔ اور ادھر نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور ایک عیسائی سے مباحثہ میں شکست کھائی تو میں عیسائی ہو گیا۔

ایک گنوار نے مسلمان بنا دیا

پھر میں ہسپتال میں کمپونڈر تھا ایک احمدی جاٹ بیمار آیا۔ اس نے میرا حال پوچھا۔ میں نے بتایا جب اس پر یہ کھلا کہ میں ان وجوہات سے مرتد ہو چکا ہوں۔ تو اسے جوش آیا اور اس نے مجھے سمجھایا۔ کہ عیسے علیہ السلام تو وفات پا چکے ہیں۔ اور کوئی مردہ دوبارہ دنیا میں نہیں آتا۔ ہاں روحانی مُردے سب سے بڑھ کر نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زندہ کئے۔ تو مجھے ہوش آیا اور میں احمدی ہو گیا۔ فالحمد للہ علے ذالک

ہم اور بھاگلپور

مونگھیر کی کارروائیوں کے بعد ان مولویوں نے بھاگلپور آ کر بہت ہی شور مچایا۔ اور ہمارے اور ہمارے امام پر بے جا اتہامات وجھوٹے الزامات لگا کر ہمارے خلاف عوام کو ابھارنے میں ناخنوں تک زور لگایا۔ لیکن ان کو اس کی خبر ہی نہ تھی کہ سلیم طبیعتیں بھی دنیا میں موجود ہیں۔ یہاں ہمارے تین جلسے جناب اختر علی صاحب احمدی کورٹ انسپکٹر کے مکان پر ہوئے جنہیں ہمارے علماء کرام نے ان الزامات کا پورا پورا ازالہ کیا۔ جو ہم پر لگائے گئے تھے۔ عوام کو اگرچہ ہمارے جلسوں کی شرکت سے روکا گیا لیکن جب بھی لوگ شریک ہوئے اور جنہوں نے شرکت کی۔ ان پر خوب منکشف ہو گیا کہ مولوی صاحبان ناحق احمدیوں کے خلاف عوام کو ابھارتے ہیں اور صریح دجل سے کام لے رہے ہیں۔ ابھی تک یہ حالت ہے کہ مخالفین ہمیں گالیاں دیتے ہوئے آتے ہیں اور جب اُن پر حق ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو بالکل ٹھنڈے ہو جاتے ہیں بلکہ بعض تو ان مولویوں کی شان میں برا بھلا کہنے لگتے ہیں خدا کی ذات سے امید ہے کہ بہت جلد ان مولویوں کا اثر عوام پر سے جاتا رہے گا۔ بھاگلپور کی مفصل کیفیت عنقریب ایک رسالہ کی صورت میں شائع کی جائے گی۔ ہمارے جناب حافظ سید مختار احمد صاحب از بھاگلپور۔ محمد ظریف صاحب شاہجہان پوری ابھی تک یہاں ہی موجود ہیں۔ چونکہ سارا فتنہ دیوبندیوں کا برپا کیا ہوا ہے اس لئے حافظ صاحب موصوف ان کا طلسم توڑنے میں مصروف ہیں۔

اقیموا الصلوٰۃ

مولا کریم اپنے فضل عظیم سے بہرہ ور فرمائے ہمارے برادر شیخ عبد الرحیم صاحب کو۔ جنہوں نے یہ چالیس صفحے کا رسالہ لکھ کر مسلمانوں پر احسان اور اپنے لئے توشۂ آخرت مہیا کیا ہے آپ نے اس میں اقامت الصلوٰۃ کے متعلق اکیس باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور نہایت دلاویز طریق سے احادیث صحیحہ و آیات قرآنیہ سے استنباط کر کے وہ آداب صلوٰۃ بتائے ہیں جن سے مومن اپنی نماز کو جسمانی و روحانی طور پر قائم کر سکتا ہے۔

الذکر آپ کی تصنیف اس سے پہلے مقبولیت عام کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکی ہے۔ اب یہ اقیموا الصلوٰۃ اور اس کے بعد غالباً اٰتوا الزکوٰۃ اپنی شان میں بے نظیر رسالے ہونگے رسالہ کے متعلق یہ شکائت مجھے ضرور ہے کہ عبارت مشکل ہے جس سے مصنف علیہ الرحمۃ کے تبحر علمی کا ثبوت ملتا ہے اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ اسالیب مشکلہ و تراکیب معضلہ بغیر کسی تصنع کے عربی لٹریچر کے روز افزوں مطالعہ کا نتیجہ ہیں۔ ہمیں کا ایک نومسلم کے قلم جواہر رقم سے نکلنا موجب سرور و مستوجب حبور ہے۔ مصنف نے اس بات کو خود بھی محسوس کیا ہے۔ اور اکثر جگہ ایسے مشکل الفاظ کے معنے لکھ دئے ہیں ہمارے احمدی برادران طریقت یہ رسالہ منگوا کر اپنے بچوں کو سبقاً پڑھائیں لکھائی سرکاری کتب کی طرز پر۔ کاغذ چکنا۔ چھپوائی ہر سہ سزاوار ستائش و لائق داد۔ اور مضمون فصاحت مشحون قابل صاد۔ بارک اللہ فیہ رب العباد۔ قیمت صرف ایک آنہ دام ملنے کا پتہ۔ شیخ عبد الرحمان تاجر کتب قادیان

تین پنجابی منظوم رسالے

(۱) عمدۃ الخطاب فی فضائل الاصحاب حجم ۶۰ صفحے (۲) باغ بہار۔ سیدنا عمر خطاب رضہ کے بارے میں۔

(۳) جنگ حضرت عمر فاروق باتانی بادشاہ ترک۔ مولوی محمد نجم الدین صاحب قریشی ساکن شادیوال ضلع گوجرات نے یہ رسالے رد شیعہ میں بڑی محنت سے نظم کئے ہیں۔ پانچ آنے سے اسی پتہ پر مل سکتے ہیں۔

مبارک باشد

لطیف النساء دختر مولوی امام علی خان صاحب پٹیالہ کا نکاح میاں علی احمد صاحب ولد میاں نیاز احمد صاحب رئیس شرق پور رجادلی ضلع انبالہ ایک ہزار مہر پر قادیان میں حضرت امیر المؤمنین نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس جوڑے کو مبارک کرے۔

استدعاء دعا

مفصلہ ذیل احباب دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ (۱) میاں محمد رمضان احمدی ساکن محمود پور (پٹیالہ) (۲) عبد المجید خان کلرک محاسب (۳) اللہ داد خان صاحب سابق ڈسٹرکٹ فارسٹر از جھنگ (۴) فاطمہ بی بی اہلیہ چودہری شہاب الدین کتھالیاں۔

جنازہ غائب

احباب پڑھ دیں۔ (۱) شہاب الدین ابن سید نظام الدین آصف نگر حیدرآباد دکن۔ (۲) غلام قادر کتھالیاں برادر ایوب خان (۳) احمد الدین درزی۔ کوٹرہ (گوجرات)

غضِ بصر

قرآن پاک ہر ایک مسلمان پر قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم کہہ کر یہ فرض ٹھہراتا ہے۔ کہ نظر بازی سے بچے۔ اور اپنی نگاہ کو اپنے قابو میں رکھے اور "ان اللہ خبیرٌ بما یصنعون" (خدا جانتا ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو) کے صحیح اعلان کو ملحوظ رکھ کر کسی عورت پر کبھی للچائی ہوئی نظر نہ ڈالے۔ اس حکم کی تعمیل کرنے والے زمانہ نبوی میں سینکڑوں تھے۔ فتح بیت المقدس کے حال میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق جب فتح بیت المقدس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسجد کی بنیاد دن پر مسجد کی بنیاد رکھنے گئے (کیوں کہ اس جگہ اس وقت سنڈاس کا ڈھیر لگا ہوا تھا) تو دوکاندار عورتوں نے جورومائی سلطنت کی وجہ سے بکثرت دوکانوں پر جلوہ آرا ہوتی تھیں۔ نئے فاتح اور اس کی فوج کے لئے اپنی دوکانوں کو خوب آراستہ کیا۔ اور اپنا بناؤ سنگار۔ نکھار بھی بہت تکلف سے کیا۔

امیر المؤمنین کے ساتھ ہزاروں مجاہدین شہر میں گھُو اور آئے تھے۔ لیکن جب اپنے کیمپ میں واپس آئے۔ تو ان میں سے سینکڑوں ایسے تھے جو نہ بتلا سکتے تھے کہ شہر اینٹ کا بنا ہوا ہے یا پتھر کا۔ (وطن)

پنجاب کی آبادی

اہل اسلام کی تعداد ایک کروڑ ۲۲ ½ لاکھ۔ عملی طور پر جوں کی توں رہی ہے۔ اور اب وہ آبادی کا نصف حصہ سے زیادہ ہیں۔ ہندؤں کی تعداد ۱۵ لاکھ کی تخفیف کے بعد ساڑھے ۸۷ لاکھ رہ گئی ہے اور سکھوں کی تعداد بقدر پانچ لاکھ کے بڑھ کر تیس لاکھ کے قریب پہونچ گئی ہے عیسائیوں کی تعداد سب سے زیادہ بڑھی ہے۔ اور بمقابلہ دس سال گزشتہ کے اب تگنی یعنے ۲ لاکھ پائی جاتی ہے۔

ایک مولوی نے مسلمان کو عیسائی بنا دیا

ایک صاحب پنجہ سے اپنی سرگزشت لکھتے ہیں۔ کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے جب میں نے سُنا کہ مُردے زندہ کرنا۔ حضرت عیسیٰ سے خاص ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بارے میں قرآن مجید سے ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے کوئی مُردہ زندہ کیا ہو اور ساتھ یہ بھی سُنا۔ کہ آپ اب تک زندہ آسمان میں موجود ہیں۔ اور ادھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور ایک عیسائی سے مباحثہ میں شکست کھائی تو میں عیسائی ہو گیا۔

ایک گنوار نے مسلمان بنا دیا

پھر میں ہسپتال میں کمپونڈر تھا ایک احمدی جاٹ بیمار آیا۔ اُس نے میرا حال پُوچھا۔ میں نے بتایا جب اس پر یہ کھلا کہ میں ان وجوہات سے مُرتد ہو چکا ہوں۔ تو اسے جوش آیا اور اُس نے مجھے سمجھایا۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام تو وفات پا چکے ہیں۔ اور کوئی مُردہ دوبارہ دنیا میں نہیں آتا۔ ہاں رُوحانی مُردے سب سے بڑھ کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے زندہ کئے۔ تو مجھے ہوش آیا اور میں احمدی ہو گیا۔ فالحمدللہ علےٰ ذالک

ہم اور بھاگل پور

مونگھیر کی کارروائیوں کے بعد ان مولویوں نے بھاگل پور آکر بہت ہی شور مچایا۔ اور ہمارے اور ہمارے امام پر بے جا اتہامات وجھوٹے الزامات لگا کر ہمارے خلاف عوام کو ابھارنے میں ناخنوں تک زور لگایا۔ لیکن ان کو اس کی خبر ہی نہ تھی کہ سلیم طبیعتیں بھی دنیا میں موجود ہیں۔ یہاں ہمارے تین جلسے جناب اختر علی صاحب احمدی کورٹ انسپکٹر کے مکان پر ہوئے جنہیں ہمارے علماء کرام نے ان الزامات کا پورا پورا ازالہ کیا۔ جو ہم پر لگائے گئے تھے۔ عوام کو اگرچہ ہمارے جلسوں کی شرکت سے روکا گیا لیکن جب بھی لوگ شریک ہوئے اور جنہوں نے شرکت کی۔ ان پر خوب منکشف ہو گیا کہ مولوی صاحبان ناحق احمدیوں کے خلاف عوام کو ابھارتے ہیں اور صریح دجل سے کام لے رہے ہیں۔ ابھی تک یہ حالت ہے کہ مخالفین ہمیں گالیاں دیتے ہوئے آتے ہیں اور جب اُن پر حق ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو بالکل ٹھنڈے ہو جاتے ہیں بلکہ بعض تو ان مولویوں کی شان میں بُرا بھلا کہنے لگتے ہیں خدا کی ذات سے اُمید ہے کہ بہت جلد ان مولویوں کا اثر عوام پر سے جاتا رہے گا۔ بھاگل پور کی مفصل کیفیت عنقریب ایک رسالہ کی صورت میں شائع کی جائے گی۔ ہمارے جناب حافظ سید مختار احمد صاحب از بھاگل پور۔ محمد ظریف صاحب شاہجہان پوری ابھی تک یہاں ہی موجود ہیں۔ چونکہ سارا فتنہ دیوبندیوں کا برپا کیا ہوا ہے اس لئے حافظ صاحب موصوف اُن کا طلسم توڑنے میں مصروف ہیں۔

اقیموا الصلوٰۃ

مولا کریم اپنے فضل عظیم سے بہرہ ور فرمائے ہمارے برادر شیخ عبد الرحیم صاحب کو۔ جنہوں نے یہ چالیس صفحہ کا رسالہ لکھ کر مسلمانوں پر احسان اور اپنے لئے توشۂ آخرت مہیا کیا ہے آپنے اس میں اقامت الصلوٰۃ کے متعلق اکیس باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور نہائت دلاویز طریق سے احادیث صحیحہ و آیات قرآنیہ سے استنباط کر کے وہ آداب صلوٰۃ بتائے ہیں جن سے مؤمن اپنی نماز کو جسمانی و رُوحانی طور پر قائم کر سکتا ہے۔

الذّکر آپ کی تصنیف اس سے پہلے مقبولیت عامہ کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکی ہے۔ اب یہ اقیموا الصلوٰۃ اور اس کے بعد غالباً آتوا الزکوٰۃ اپنی شان میں بے نظیر رسالے ہونگے رسالہ کے متعلق یہ شکائت مجھے ضرور ہے کہ عبارت مشکل ہے جس سے مصنّف علیہ الرحمۃ کے تبحرِ علمی کا ثبوت ملتا ہے اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ اسالیب مشکلہ وتراکیب معضلہ بغیر کسی تصنع کے عربی لٹریچر کے روز افزوں مطالعہ کا نتیجہ ہیں۔ جن کا ایک نومسلم کے قلم جواہر رقم سے نکلنا موجب سرور دستوجب حیورہے۔ مصنّف نے اس بات کو خود بھی محسوس کیا ہے۔ اور اکثر جگہ ایسے مشکل الفاظ کے معنے لکھ دیئے ہیں ہمارے احمدی برادران طریقت یہ رسالہ منگوا کر اپنے بچوں کو سبقاً سبقاً پڑھائیں لکھائی سکنڈری کتب کی طرز پر۔ کاغذ چکنا۔ چھپوائی ہر سہ سزاوار ستائش و لائق داد۔ اور مضمون فصاحت مشحون قابل صاد۔ بارک اللہ فیہ رب العباد۔ قیمت صرف ایک آنہ دار ملنے کا پتہ۔ شیخ عبد الرحمان تاجر کتب قادیان

تین پنجابی منظوم رسالے

(۱) عمدۃ الخطاب فی فضائل الاصحاب حجم ۶۰ صفحہ (۲) باغ بہار۔ سیدنا عمر خطاب رضی کے بارے میں۔

(۳) جنگ حضرت عمر فاروق باتانی بادشاہ ترک۔ مولوی محمد نجم الدین صاحب قریشی ساکن شادی وال ضلع گوجرات نے یہ رسالے ردّ شیعہ میں بڑی محنت سے نظم کئے ہیں۔ پانچ آنے سے اسی پتہ پر مل سکتے ہیں۔

مبارک باشد

لطیف النساء دختر مولوی امام علی خان صاحب پٹیالہ کا نکاح میاں علی احمد صاحب ولد میاں نیاز احمد صاحب رئیس شرق پور رجاولی ضلع انبالہ ایکہزار مہر پر قادیان میں حضرت امیر المؤمنین نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس جوڑے کو مبارک کرے۔

استدعاء دعا

مفصلہ ذیل احباب دُعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ (۱) میاں محمد رمضان احمدی ساکن محمود پور (پٹیالہ) (۲) عبد المجید خان کلرک محاسب (۳) الٰہ داد خان صاحب سابق ڈسٹرکٹ فارسٹر از جھنگ (۴) فاطمہ بی بی اہلیہ چودہری شہاب الدین کٹھالیان۔

جنازہ غائب

احباب پڑھ دیں۔ (۱) شہاب الدین ابن سید نظام الدین آصف نگر حیدرآباد دکن۔ (۲) غلام قادر کٹھالیان برادر ایوب خان (۳) احمد الدین درزی۔ کوٹرہ (گوجرات)

۲۴۴

اصول اسلام۔ یعنے اُردو ترجمہ لیکچر انگریزی۔ جو جلسہ مذاہب الٰہ آباد۔ منعقدہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ جنوری منجانب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان پڑھا گیا اور جس کی پانچ ہزار کاپی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے عام فائدہ کے لئے چھپوا کر مفت تقسیم کی۔

عبد الرحمان قادیانی تاجر کتب سے احباب محصولڈاک بھجوا کر منگوالیں۔

رسید زر

(۱۳۔ مئی ۱۹۱۱ء)

خادم حسین صاحب ۲۴۲۱ ؁	الٰہی بخش صاحب ۲۳۹۷ ؁
سلیمان صاحب ۲۳۲۹ ؁	صدر الدین صاحب ۲۰۱۲ للعہ
غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ للعہ	شیخ عبد العزیز صاحب ۱۷۱۳ للعہ
نور حسن صاحب ۱۸۰۰ للعہ	عبد الرحمان صاحب ۱۸۴۷ ؁
روشن الدین صاحب ۱۲۹۴ للعہ	سردار خان صاحب ۷۲۶ للعہ
گل خان صاحب ۷۲۴ للعہ	

مورخہ ۱۶۔ مئی ۱۹۱۱ء

عمر الدین صاحب ۲۴۹۹ ؁	رسول بخش صاحب ۲۷۴۱ للعہ
محمد بخش صاحب ۱۷ للعہ	نیاز احمد صاحب ۵۶ للعہ
محمد رضوی صاحب ۱۳۶ للعہ	محمد اکبر صاحب ۱۷۴ للعہ
نذر محمد صاحب ۵۸۲ للعہ	عبد الخالق صاحب ۶۱۵ للعہ
محمد حسین صاحب ۱۴۴۴ ؁	غلام احمد خان صاحب ۱۴۱ للعہ
محمد نذیر حسین صاحب ۱۰۳۷ للعہ	قادر خان صاحب ۱۲۲۵ للعہ
مہتہ دیسراج صاحب ۱۷۷۹ للعہ	احمد علی صاحب ۱۹۲۷ للعہ
حسن محمد صاحب ۱۹۰ للعہ	محمد علی صاحب ۱۹۹۸ ؁
بدر الدین صاحب ۱۸۴۹ للعہ	امام الدین صاحب ۲۱۵۸ للعہ
الٰہ داد خان صاحب ۲۳۶۵ للعہ	حبیب احمد صاحب ۲۴۴۵ ؁
عبد اللطیف صاحب ۲۴۶۳ للعہ	چودھری غلام حسین صاحب ۲۱۵۸ ؁
اندر سنگھ صاحب ۲۵۴۰ ؁	غلام قادر صاحب ۲۴۶۷ للعہ
دل احمد صاحب ۲۲۵۱ ؁	شیخ الہ دین صاحب ۱۸۳۶ عہ

۱۷۔ مئی ۱۹۱۱ء

خان محمد صاحب ۲۴۹۸ ؁	عبد الخالق صاحب ۲۲۵۳ ؁
محمد مبارک صاحب ۱۸۵۱ للعہ	محمد محمود حسن صاحب ۱۳۴۵ للعہ
الٰہی بخش صاحب ۱۰۸۳ للعہ	عبد الغنی صاحب ۳۴۵ للعہ
نفس الٰہی صاحب ۲۴۴۳ للعہ	محمد اشفاق صاحب ۹۵۷ ؁

اقبال علی صاحب ۱۴۸۳ للعہ	اللہ دتا صاحب ۲۲۹۲ ؁
مرزا ناصر علی صاحب ۲۵۳۴ للعہ	مستری اروڑا صاحب ۲۵۸۸ عہ
محمد حبیب اللہ صاحب ۲۶۴۸ للعہ	عبد الغنی صاحب ۲۷۳۶ للعہ
محمد حسین صاحب ۲۷۵۷ ؁	گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ؁

۱۹۔ مئی ۱۹۱۱ء

سردار احمد صاحب ۱۰۸ للعہ	عبد الغنی صاحب ۲۴۵۸ للعہ
دلی محمد صاحب ۲۳۶۵ للعہ	عثمان خان صاحب ۲۱۶۷ ؁
سرفراز حسین صاحب ۲۵ للعہ	قادر بخش صاحب ۲۷۲۴ للعہ

۲۰۔ مئی ۱۹۱۱ء

قاضی رکن الدین صاحب پٹواری للعہ	رسول بخش صاحب ۳۸۲ ؁
ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب ۱۴۹ للعہ	میاں سرفراز خان صاحب ۱۵۹۳ ؁
شیر بہادر رضا صاحب ۱۵۹۵ للعہ	مرزا غلام سرور صاحب ۲۱۰۶ للعہ

۲۱۔ مئی ۱۹۱۱ء

مرزا عباس علی صاحب ۶۹۶ ؁

مورخہ ۲۲۔ مئی ۱۹۱۱ء

امیر علی صاحب معرفت خریدار ۲۴۳۶ عہ	عبد الوہاب صاحب عہ للعہ
	خواجہ غفار جو صاحب ۵۵۹ ؁

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے۔ اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا ۲۷ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کیلئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴؍ محصولڈاک ۳ تک ۵؍

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ پھولنا ڈکار آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸؍) محصولڈاک چار تک ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ در ثمین اُردو فارسی مجلد	۹؍	عقائد احمدیہ	۲؍
سنت احمدیہ	۴؍	معیار الصادقین	۳؍
شہادت القرآن	۲؍	الاستخلاف	۳؍
تفسیری نوٹ ۲۳ پارے	۳؍	مجموعہ فتاوے احمدیہ	عہ
چولا گورو نانک صاحب	۸؍	ضرورت زمانہ	۸؍
ظہور المسیح	۲؍	کشف الاسرار	۲؍
ثنائی چکر	۱؍	مباحثہ رامپوری	۲؍
صحیفہ آصفیہ	۲؍	شرائط بیعت ۱۲۵ عہ ۵۰	۸؍
البرہان الصریح	۱؍	شری نہہ کلنک اوتار	۸؍
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں		مکتوبات احمدیہ بجائے ۸؍	۴؍
کتاب القیام	۱؍	رویائے صالحہ	۴؍
قول قدسی بجواب ابراہیم	؍	مبادی الصرف	۲؍
قرآن شریف مجلد بہ جلد چرمی ترجمہ شاہ رفیع الدین	۴؍	کرامات المہدی۔ حضرت مسیح موعود کی ۳۰ کرامتیں	۱؍

احسن القصص۔ سورۂ یوسف کا ترجمہ و تفسیر جسے پڑھ کر حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ سورۂ یوسف میں چند مقامات ہیں الحکم نے خوب حل کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ۔ مجھے بہت پسند ہے۔ قیمت ۲؍

بہارستان اودھ۔ صوبہ اودھ کے نامور فرمانروا حیرت انگیز واقعات نواب واجد علی شاہ والی لکھنؤ کی مفصل سوانحعمری لکھنؤ کے نامی شعر تذکرہ۔ قیمت ایک روپیہ۔

تاریخ الحکما باتصویر۔ عرب اور یونان ہند۔ فارس اور ہندوستان کے نامور حکمار کے تعجب خیز حالات پند اور نصائح اور ان کی تمام عمر کے تجربے۔ قیمت ۸؍

تاریخ ہندوستان۔ تمام ہندوستان کے حالات۔ قیمت ۲؍

ایس آر این دین احمد اینڈ کمپنی دہلی۔ گلی قاسم جان

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین رض۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف دستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

اصول اسلام - یعنے اردو ترجمہ لیکچر انگریزی - جو جلسہ مذاہب الہ آباد - منعقدہ ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ جنوری منجانب مولوی محمد علی صاحب ایم - اے اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان پڑھا گیا اور جس کی پانچ ہزار کاپی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے عام فائدہ کے لئے چھپوا کر مفت تقسیم کی۔

عبد الرحمان قادیانی تاجر کتب سے احباب محصولڈاک بھجوا کر منگوالیں۔

رسید زر

(۱۳ - مئی ۱۹۱۱ء)

خادم حسین صاحب ۲۴۲۱ ۶	الٰہی بخش صاحب ۲۳۹۷ ۶
سلیمان صاحب ۲۳۳۹ ۶	صدر الدین صاحب ۲۰۱۲ للعه
غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ للعه	شیخ عبد العزیز صاحب ۱۷۱۳ للعه
نور حسن صاحب ۱۸۰۰ للعه	عبد الرحمان صاحب ۱۸۴۷ ۶
روشن الدین صاحب ۱۲۹۴ للعه	سردار خان صاحب ۷۷۶ للعه
گلن خان صاحب ۷۲۴ للعه	

مورخہ ۱۶ - مئی ۱۹۱۱ء

عمر الدین صاحب ۲۶۹۹ ۶	رسول بخش صاحب ۲۷۴۱ للعه
محمد بخش صاحب ۱۷ للعه	نیاز احمد صاحب ۵۶ للعه
محمد رضوی صاحب ۱۳۷ للعه	محمد اکبر صاحب ۱۷۴ للعه
نذر محمد صاحب ۵۸۲ للعه	عبد الخالق صاحب ۶۱۵ للعه
محمد حسین صاحب ۱۴۴۴ ۶	غلام احمد خان صاحب ۱۷۱۴ للعه
محمد نذیر حسین صاحب ۱۵۲۷ للعه	قادر خان صاحب ۱۶۲۵ للعه
مہتہ دیسراج صاحب ۱۷۷۹ ا ے	احمد علی صاحب ۱۹۲۷ للعه
حسن محمد صاحب ۱۹۹ للعه	محمد علی صاحب ۱۹۹۸ ۶
بدر الدین صاحب ۱۸۱۹ للعه	امام الدین صاحب ۲۱۵۸ للعه
الہ داد خان صاحب ۲۳۶۵ للعه	حبیب احمد صاحب ۲۴۴۵ ۶
عبد المطلب صاحب ۲۴۶۳ للعه	چودہری غلام حسین صاحب ۲۱۵۸ ۶
اندر سنگھ صاحب ۲۵۴۰ ۶	غلام قادر صاحب ۲۴۶۷ للعه
دل احمد صاحب ۲۲۵۱ ۶	شیخ الہ دین صاحب ۱۸۳۶ عه

۱۷ - مئی ۱۹۱۱ء

خان محمد صاحب ۲۴۹۸ سے	عبد الخالق صاحب ۲۲۵۳ ۶
محمد مبارک صاحب ۱۸۵۱ للعه	محمد محمود حسن صاحب ۱۳۴۵ للعه
الٰہی بخش صاحب ۱۰۸۳ للعه	عبد الغنی صاحب ۳۴۵ للعه
خوش الٰہی صاحب ۲۴۴۴ للعه	محمد اشفاق صاحب ۹۵۷ ۶

اقبال علی صاحب ۱۴۸۳ للعه	اللہ دتا صاحب ۲۲۹۲ ۶
مرزا ناصر علی صاحب ۲۵۳۴ للعه	مستری ارور اصاحب ۲۵۸۷ ۶
محمد حبیب اللہ صاحب ۲۶۴۸ للعه	عبد الغنی صاحب ۲۷۳۶ للعه
محمد حسین صاحب ۲۷۵۷ ۶	گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۲

۱۵ - مئی ۱۹۱۱ء

سردار احمد صاحب ۱۰۸ للعه	عبد الغنی صاحب ۲۴۸۸ للعه
ولی محمد صاحب ۲۲۶۵ للعه	عثمان خان صاحب ۲۱۶۷ ۶
سرفراز حسین صاحب ۲۵ للعه	قادر بخش صاحب ۲۷۲۴ للعه

۲۰ - مئی ۱۹۱۱ء

قاضی رکن الدین صاحب پٹواری للعه	رسول بخش صاحب ۳۸۲ ۶
ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب ۱۴۹۷ للعه	میاں سرفراز خان صاحب ۱۵۹۳ ۶
شیر بہادر خان صاحب ۱۵۹۵ للعه	مرزا غلام سرور صاحب ۲۱۰۶ للعه

۱۲ - مئی ۱۹۱۱ء

مرزا عباس علی صاحب ۶۹۶ سے

مورخہ ۲۲ - مئی ۱۹۱۱ء

امیر علی صاحب معرفت خریدار ۲۴۳۶ عه	عبد الوہاب صاحب عه للعه
	خواجہ غفار جو صاحب ۹۵۵ ۶

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے۔ اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا ۲۷ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کیلئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فیشیشی ۴ محصولڈاک ۴ تک ۵

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ پھولنا ڈکار آنا پیٹ کا درد بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فیشیشی آٹھ آنہ (۸) محصولڈاک چار تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

دفتر اخبار بدر سے طلب کریں

مجموعہ در ثمین اردو فارسی مجلد	۹	عقائد احمدیہ	۲
سنت احمدیہ	۴	معیار الصادقین	۳
شہادت القرآن	۲	الاستفتاء	۴
تفسیری نوٹ ۲۳ پارے	سے	مجموعہ فتاوے احمدیہ	عسر
چولہ گورو نانک صاحب	۸	ضرورت زمانہ	۸
ظہور المسیح	۴	کشف الاسرار	۲
ثنائی چکر	۱	مباحثہ رامپوری	۲
صحیفہ آصفیہ	۲	شرائط بیعت ۱۲۵ عدد ۵۰	۸
البرہان الصریح	۱	شری نہہ کلنک اوتار	۸
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۲	مکتوبات احمدیہ بجائے ۸	۴
کتاب الصیام	۱	رؤیائے صالحہ	۴
فرز ندسی جواب	۲	مبادی الصرف	۴
قرآن شریف مجلد بہ جلد چرمی		کرامات المہدی۔ حضرت مسیح موعود کی ۱۲۳ کرامتیں	۱
ترجمہ شاہ رفیع الدین	۱۲		

احسن القصص - سورہ یوسف کا ترجمہ و تفسیر جسے پڑھ کر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا۔ سورہ یوسف میں چند مقامات ہیں انکو آپ نے خوب حل کر دیا ہے - جزاکم اللہ - مجھے بہت پسند ہے - قیمت ۲

بہارستان اودھ - صوبہ اودھ کے نامور فرمانروا حیرت انگیز واقعات نواب واجد علی شاہ والی لکھنؤ کی مفصل سوانحعمری لکھنؤ کے نامی شعراء تذکرہ - قیمت ایک روپیہ -

تاریخ الحکماء باتصویر - عرب اور یونان ہند - فارس اور یونان کے نامور حکماء کے تعجب خیز حالات پند اور نصائح ان کی تمام عمر کے تجربے - قیمت ۸

تاریخ ہندوستان - تمام ہندوستان کے حالات - قیمت ۲

ایس آر - این دین احمد اینڈ کمپنی دہلی - گلی قاسم جان

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسے لاہور - مصدقہ حضرت امیر المؤمنین رض - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف دستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد للعه یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے ۔